4 معاشی منصوبہ بندی (Financial planning)

آیئے، سیکھیں۔

- جی ایس ٹی کا تعارف
- ٹیکس اِنوائس
- جی ایس ٹی کی تحسیب اور اِن پٹ ٹیکس کریڈٹ
- شیئرس، میچول فنڈ اور SIP

آیئے، بحث کریں۔

معلّمہ : پیارے بچو! ہمارے ملک میں تجارت کے لیے ٹیکس کا کون سا نظام جاری ہے؟

عارف : ہمارے ملک میں 'جی ایس ٹی' یعنی اشیا اور خدمات ٹیکس نامی محصولاتی نظام جاری ہے۔

معلّمہ : شاباش! اس کے بارے میں آپ کو کیا کیا معلوم ہے؟

ریحان : GST یعنی Goods and Services Tax

عائشہ : پورے ملک میں صرف ایک ٹیکس کا نظام روبہ عمل آیا ہے۔

معلّمہ : بالکل صحیح، اس سے قبل مختلف ریاستوں میں مختلف ٹیکس مختلف اوقات میں دینے پڑتے تھے۔ اس سے قبل کے ٹیکسوں میں سے کون سے ٹیکس 'اشیا اور خدمات ٹیکس' میں شامل کیے گئے ہیں، انھیں ذیل میں دی ہوئی تصویر دیکھ کر بتایئے۔

شفیق : پیداوار فیس، سرحد فیس، VAT، تفریحی ٹیکس، مرکزی فروخت ٹیکس (CST)، خدمات ٹیکس، چنگی وغیرہ۔

معلّمہ : یہ تمام ٹیکس رد کر کے اب صرف 'اشیا اور خدمات' یہی ایک ٹیکس خرید و فروخت پر محسوب کیا جاتا ہے۔ اس لیے کہتے ہیں، 'ایک ملک، ایک ٹیکس، ایک بازار۔' محصول کا یہ نظام 1 جولائی 2017 سے روبہ عمل آیا ہے۔

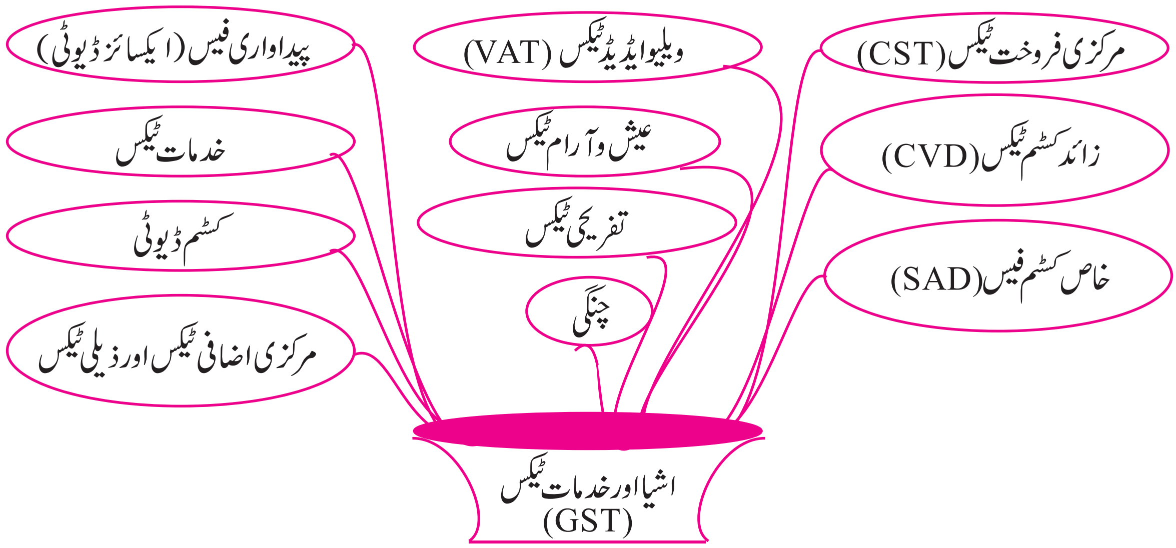

آ یئے، سمجھ لیں۔

ٹیکس اِنوائس Tax Invoice

اشیا کی خریدی کا ٹیکس انوائس (نمونہ)

SUPPLIER : A to Z SWEET MART　　GSTIN :27ABCDE1234H1Z5
143, Shivaji Rasta, Mumbai : 400001 Maharashtra
Mob. No. 92636 92111 email : atoz@gmail.com
Invoice No. GST/110　　Invoice Date: 31-Jul-2017

S. No.	HSN code	Name of Product	Rate	Quantity	Taxable Amount	CGST		SGST		Total
						Rate	Tax	Rate	Tax	Rs.
1	210690	پیڑے	₹ 400 فی کلو	500 گرام	200.00	2.5%	5.00	2.5%	5.00	210.00
2	210691	چاکلیٹ	₹ 80	1 لاڈی	80.00	14%	11.20	14%	11.20	102.40
3	2105	آئس کریم	₹ 200	1 پیکٹ (500 گرام)	200.00	9%	18.00	9%	18.00	236.00
4	1905	بریڈ	₹ 35	1 پیک	35.00	0%	0.00	0%	0.00	35.00
5	210690	اچار	₹ 500 فی کلو	250 گرام	125.00	6%	7.50	6%	7.50	140.00
						کل رقم	41.70		41.70	723.40

ولی : ہمیں تو اس بل میں کچھ نئے الفاظ دِکھائی دے رہے ہیں۔ اُن کا مطلب بتائیے۔

معلّمہ : **CGST** اور **SGST** یہ GST کے دو حصے ہیں۔ CGST یعنی Central Goods and Services Tax یعنی **مرکزی اشیا اور خدمات ٹیکس** ۔ یہ ٹیکس مرکزی حکومت کے پاس جمع ہوتا ہے۔ **SGST** یعنی State Goods & Services Tax یعنی **ریاستی اشیا اور خدمات ٹیکس**۔ یہ ریاستی حکومت کے پاس جمع ہوتا ہے۔

رعنا : ٹیکس اِنوائس کے اوپر دائیں کونے میں ہندسے اور حروف کی ایک بڑی لائن دِکھائی دیتی ہے۔ وہ کیا ہے؟

معلّمہ : یہ GSTIN ہے یعنی تاجروں کا شناختی نمبر (GSTIN - GST Identification Number)۔ جس تاجر نے گزشتہ مالیاتی سال میں 20 لاکھ روپے سے زائد کا کاروبار/ لین دین کیا ہے، اسے یہ نمبر لینا لازمی ہے۔ PAN میں جس طرح 10 حرفی ہندسی عدد ہوتا ہے، ویسے ہی ہر تاجر کو دیے ہوئے GSTIN میں 15 حرفی ہندسی عدد ہوتا ہے۔ اس پندرہ حرفی ہندسی عدد میں اس تاجر کے PAN کا 10 حرفی ہندسی عدد شامل ہوتا ہے۔

مثلاً : → 27 A B C D E 1 2 3 4 H 1 Z 5

- 27 : ریاست کا دو ہندسی اشاریہ
- A B C D E 1 2 3 4 H : 10 حروف و ہندسوں پر مشتمل PAN کا نمبر
- 1 : ایک اندراج کے لیے 1 ہندسہ
- Z : سب کے لیے یکساں (بائے ڈِفالٹ)
- 5 : چیک سم ڈِجٹ (آخر میں ہندسہ یا حرف میں سے کوئی ایک ہوتا ہے۔)

'27' مہاراشٹر ریاست کا اشاراتی نمبر (State Code) ہے۔ 27 کے اشاراتی نمبر سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اس تاجر کا اندراج مہاراشٹر میں ہوا ہے۔

(چیک سم ڈِجٹ یعنی GST کی ویب سائٹ پر GSTIN لکھتے ہی یہ سمجھ میں آتا ہے کہ یہ نمبر قابلِ قبول ہے یا نہیں۔)

جویریہ : اِنوائس میں HSN کوڈ، بھی تو لکھا ہوا ہے۔

معلّمہ : HSN کوڈ یعنی اشیا کی جماعت بندی میں مخصوص نمبر ہوتا ہے۔ٹیکس اِنوائس میں اس کو شامل کرنا ہوتا ہے۔HSN یعنی Harmonized System of Nomenclature

جعفر : ٹیکس انوائس میں دکان کا نام، پتا، تاریخ، اِنوائس نمبر، موبائل نمبر اور ای-میل آئی ڈی بھی لکھا ہوا ہے۔

معلّمہ : اب اس اِنوائس میں اشیا اور خدمات ٹیکس کی تحسیب کیسے کی جاتی ہے، اسے سمجھیں گے۔اس کے لیے ذیل کے دیے ہوئے جملوں میں خالی چوکون پُر کیجیے۔انوائس میں پیڑے کا نرخ 400 روپے فی کلوگرام ہے۔آدھا کلوگرام پیڑے خریدے گئے ہیں۔اس کی قیمت 200 روپے ہے۔

- پیڑے پر مرکزی ٹیکس 2.5% کی شرح سے ☐ روپے، اسی طرح ریاستی ٹیکس ☐ شرح سے 5 روپے۔
- اس کی مدد سے پیڑے پر اشیا اور خدمات ٹیکس کی شرح 5% = 2.5% + 2.5% اور کل ٹیکس 10 روپے۔
- اسی طرح چاکلیٹ پر اشیا اور خدمات ٹیکس کی شرح ٪ ☐ ہے۔لہٰذا اس پر کل ٹیکس ☐ روپے۔
- آئس کریم پر اشیا اور خدمات ٹیکس کی شرح ٪ ☐ ہے۔اس لیے آئس کریم کی قیمت ☐ روپے۔
- اچار پر مرکز کی شرح ٪ ☐ اور ریاست کی شرح ٪ ☐، کل ملا کر اشیا-خدمات ٹیکس کی شرح ٪ ☐ ہے۔

عادل : بریڈ پر ٹیکس کی شرح 0% ہے۔اسی طرح مرکز اور ریاست کے ٹیکس کی شرح مساوی ہے۔

ناہید : اشیا کے مطابق ٹیکس کی شرحیں مختلف ہیں جیسے 0%، 5%، 12%، 18% اور 28%

معلّمہ : ہر شے پر ٹیکس کی شرح حکومت طے کرتی ہے۔اب خدمات کی اِنوائس کا ایک نمونہ دیکھیں گے۔

دی ہوئی معلومات کی مدد سے خالی جگہ پُر کر کے خدمات ٹیکس اِنوائس مکمل کیجیے۔

خدمات مہیا کرنے کا ٹیکس اِنوائس (نمونہ)								
Aahar Soneri, Khed Shivapur, Pune — **Invoice No. 58**								
Mob. No. 7588580000 email – ahar.khed@yahoo.com								
GSTIN : 27 AAAAA5555B1ZA — **Invoice Date : 25-Dec-2017**								
S A Code (SAC)	Food items	Qty	Rate (in Rs.)	Taxable amount	CGST		SGST	
9963	Coffee	1	20	20.00	2.5%	₹ 0.50	2.5%	. . .
9963	Masala Tea	1	10	10.00	. . . .	. . .	2.5%	. . .
9963	Masala Dosa	2	60	. . . .	2.5%	. . .	. . .	. . .
			Total	. . .		. . .		. . .
Grand Total = Rs. ________								

معلّمہ : اشیا اور خدمات، اِن دونوں بلوں کا بغور مطالعہ کر کے دونوں بلوں کے کوڈ میں فرق معلوم کیجیے۔

پرویز : اشیا کی بل پر HSN کوڈ دیا ہوا ہے لیکن ہوٹل کے بل پر SAC کوڈ دیا ہوا ہے۔

معلّمہ : SAC یعنی خدمات کی جماعت بندی میں مخصوص نمبر ہوتا ہے۔ اسے **SAC** یعنی **S**ervice **A**ccounting **C**ode کہتے ہیں۔

ذیل کی جدول میں کچھ اشیا، خدمات اور ان پر محصول ٹیکس کی شرحیں بطور نمونہ دی ہوئی ہیں۔

نمبر شمار	قسم	ٹیکس کی شرح	اشیا اور خدمات کی اقسام
I	صفر والی (Nil rated)	0%	**اشیا** – اناج کے ساتھ زندگی کے لازمی اشیا، سبزی ترکاری، پھل، دودھ، نمک، مٹی کے برتن وغیرہ۔ **خدمات** – امدادِ باہمی اداروں کی سرگرمیاں، پانی کا نقل و حمل (آب رسانی)، راستے اور پُل کا استعمال، تعلیم اور صحت کی خدمت، عوامی لائبریری، کاشتکاری سے منسلک خدمت وغیرہ
II	ادنٰی شرح	5%	**اشیا** – عام استعمال کی اشیا جیسے LPG سلنڈر، چائے، تیل، شہد، سردائی ہوئی سبزیاں، لونگ، مرچ، مسالے، مٹھائی، وغیرہ۔ **خدمات** – ریل کے ذریعے نقل و حمل، بس کے ذریعے نقل و حمل، ٹیکسی خدمت، ہوائی جہاز کے ذریعے نقل و حمل (ایکونومی کلاس)، ہوٹل میں اشیاءِ خورد و نوش دستیاب کرنا وغیرہ۔
III	متناسب شرح (سطح I)	12%	**اشیا** – گاہک کے استعمال کی چیزیں، اچار، گھی، خشک میوہ، سبزیوں اور پھل سے بنائے گئے اچار، مربّہ، جام، جیلی، چٹنیاں، موبائل وغیرہ۔ **خدمات** – چھپائی کے کام، گیسٹ ہاؤس، تعمیراتی پیشے سے منسلک خدمت وغیرہ۔
IV	متناسب شرح (سطح II)	18% (بڑے پیمانے پر اشیا اور خدمات کی شمولیت	**اشیا** – ماربل، گرینائٹ، پرفیومس، دھاتی اشیا، کمپیوٹر، پرنٹر، مانیٹر، سی سی ٹی وی وغیرہ **خدمات** – کوریئر سرویس، آؤٹ ڈور کیٹرنگ، سرکس، ناٹک، نمائش، سنیما، خدمت تبادلۂ زر، شیئر خرید و فروخت میں بچولیا کی خدمت وغیرہ۔
V	اعلٰی شرح	28%	**اشیا** – عیش و آرام کی چیزیں (لکژری آئیٹم)، موٹر سائیکل کے پارٹس، لکژری کار، پان مسالہ، ویکیوم کلینر، ڈِش واشر، AC یونٹ، واشنگ مشین، تمباکو کی پیداوار، کولڈ ڈرِنکس وغیرہ۔ **خدمات** – فائیو اسٹار ہوٹل میں رہائش کا انتظام، امیوزمنٹ پارک، واٹر پارک، تھیم پارک، قمار خانہ، ریس کورس، IPL جیسے کھیل، ہوائی آمد و رفت/نقل و حمل (بزنس کلاس) وغیرہ

حوالہ : www.cbec.gov.in (Central Board of Excise & Customs کی ویب سائٹ)

اس کے علاوہ 0% سے 5% کے درمیان کن چیزوں پر GST ہے، معلوم کیجیے۔

نوٹ : اس باب میں لکھنے کے دوران حکومت کے طے کردہ GST کی قسمیں اور شرح لی گئی ہیں۔ اس میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ بجلی، پٹرول، ڈیزل وغیرہ GST کے دائرے میں نہیں ہیں۔

عملی کام I : آپ کی استعمال کی کم سے کم دس چیزوں کی فہرست بنائیے اور اس پر GST کی شرح کتنی ہے، اسے دی ہوئی فہرست، اخبارات، انٹرنیٹ سے GST پر دستیاب کتابوں یا چیزوں کی خریداری کی بلوں سے معلوم کر کے لکھیے۔ اپنے دوستوں سے معلومات کی تصدیق کیجیے۔

اشیا	جی ایس ٹی کی شرح	اشیا	جی ایس ٹی کی شرح
1. اسکیچ بک		6.	
2. کمپاس بکس		7.	
3.		8.	
4.		9.	
5.		10.	

عملی کام II : عملی کام I کے مطابق کم سے کم دس مختلف خدمات (جیسے ریل اور ایس ٹی بس بکنگ خدمت وغیرہ) حاصل کرنے کے لیے جی ایس ٹی کی شرح معلوم کیجیے یا خدمت مہیا کرانے کی بل حاصل کیجیے۔ اس کی مدد سے ذیل کے مطابق جدول بنائیے۔

خدمات	جی ایس ٹی کی شرح	خدمات	جی ایس ٹی کی شرح
1. ریلوے بکنگ		6.	
2. کوریئر سروس		7.	
3.		8.	
4.		9.	
5.		10.	

عملی III : درج ذیل جدول دیکھیے اور مزید اشیا اور خدمات کے کوڈ معلوم کر کے لکھیے۔

خدمات	SAC	GST کی شرح	اشیا	HSN Code	GST کی شرح
ریلوے حمل و نقل خدمت	996511	....	ڈیولکس پینٹ	3208	28%
ہوائی جہاز آمد و رفت خدمت (اکیونومی)	996411	....	بال بیئرنگ	84821011	28%
تبادلہ زر کی خدمت	997157	....	اسپیڈومیٹر	8714	28%
بروکر (دلالی) خدمت	997152	....	آلو	0701	0%
ٹیکسی سروس	996423	....	....	....	....
فائیو اسٹار ہوٹل خدمت	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....

عملی کام IV : کوئی بھی 5 چیزوں اور 5 خدمات کے لیے HSN اور SAC کی جدول تیار کیجیے۔ اس جدول میں اشیا اور خدمات کی تصاویر چسپاں کیجیے۔ ان اشیا اور خدمات کے لیے GST کی شرح معلوم کر کے لکھیے۔

نوٹ : اشیا اور خدمات پر شرح، اسی طرح HSN ، SAC کوڈ پر عملی کام وغیرہ کی معلومات دی ہوئی ہے۔ انھیں زبانی یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سرگرمی : آپ مختلف قسم کے بل حاصل کیجیے جیسے چیزیں مہیا کرانے کا بل، خدمت دستیاب کیا گیا بل وغیرہ۔ ان بلوں کا GST کے حوالے سے مختلف نظریات سے مطالعہ کیجیے اور جماعت میں بحث کیجیے۔

حل کردہ مثالیں

مثال (1) آرتی گیس ایجنسی نے 545 ₹ قابل ٹیکس قیمت کا ایک LPG سلنڈر گاہک کو فروخت کیا۔ جی ایس ٹی کی شرح 5% ہے تو گاہک کو دیے ہوئے ٹیکس اِنوائس میں مرکز کا اور ریاست کا ٹیکس کتنے روپے ہوگا؟ گاہک کو کل ملا کر کتنے روپے ادا کرنے ہوں گے؟ آرتی گیس ایجنسی کو اشیا کی خدمت کا کل کتنا ٹیکس ادا کرنا ہوگا؟

حل : جی ایس ٹی ٹیکس کی شرح = 5% ، اس لیے CGST کی شرح 2.5% اور SGST کی شرح 2.5%

$\therefore$ CGST $= \frac{2.5}{100} \times 545 = 13.625 = 13.63$ روپے

$\therefore$ SGST = CGST = 13.63 روپے

گاہک کو کل رقم ادا کرنی ہوگی = قابل ٹیکس قیمت + مرکزی ٹیکس + ریاستی ٹیکس

= 545 + 13.63 + 13.63 = 572.26 روپے

آرتی گیس ایجنسی مرکز کو 13.63 روپے اور ریاست کو 13.63 روپے ادا کرے گی۔

یعنی کل اشیا اور خدمات ٹیکس 27.26 روپے ادا کرے گی۔

مثال (2) کوریئر سروس دینے والے ایک ایجنٹ نے ایک پارسل ناشک سے ناگپور بھیجنے کے لیے گاہک سے کل 590 روپے لیے۔ اس میں 500 روپے قابل ٹیکس قیمت پر مرکز کو ٹیکس 45 روپے اور ریاست کا ٹیکس 45 روپے ادا کرتا ہے تو اس کاروبار میں محسوب کیے گئے اشیا اور خدمات ٹیکس کی شرح معلوم کیجیے۔

حل : کل اشیا و خدمات ٹیکس = مرکز کا ٹیکس + ریاست کا ٹیکس = 45 + 45 = 90 روپے

$\therefore$ اشیا و خدمات ٹیکس کی شرح $= \frac{90}{500} \times 100 = 18\%$

کوریئر سروس دینے والے ایجنٹ نے اشیا و خدمات ٹیکس کی شرح 18% محسوب کی۔

مثال (3) شریدھر نے 50,000 روپے چھپی ہوئی قیمت کا لیپ ٹاپ خریدنا چاہا۔ دکاندار نے اس قیمت پر اسے 10% رعایت دی۔ لیپ ٹاپ پر اشیا و خدمات ٹیکس کی شرح 18% ہے تو دکاندار کے ذریعے محسوب کیے ہوئے مرکز کا ٹیکس اور ریاست کا ٹیکس معلوم کیجیے۔ شریدھر کو یہ لیپ ٹاپ کتنے روپے میں ملا؟

حل : یہاں پہلے رعایت معلوم کریں گے۔ اُسے دی ہوئی قیمت سے منہا کر کے باقی ماندہ رقم پر 18% شرح سے اشیا و خدمات ٹیکس محسوب کریں گے۔

رعایت = 50,000 روپے پر 10% = 5,000 روپے

$\therefore$ لیپ ٹاپ کی قابل ٹیکس قیمت = 50,000 − 5,000 = 45,000 روپے

$\therefore$ جی ایس ٹی شرح سے مرکز کا ٹیکس 18% = 9%

$\therefore$ 45,000 روپے پر 9% سے مرکز کا ٹیکس $= \frac{9}{100} \times 45{,}000 = 4{,}050$ روپے

$\therefore$ ریاست کا ٹیکس = 4050 روپے

∴ لیپ ٹاپ کی قیمت = 45000 + 4050 + 4050 = 53,100 روپے

جواب : شریدھر کو لیپ ٹاپ 53,100 روپے کا ملے گا۔

نوٹ : قابل ٹیکس قیمت یعنی جس قیمت پر ٹیکس محسوب کیا جاتا ہے وہ قیمت۔ اِنوائس قیمت یعنی بشمول ٹیکس دی جانے والی کل قیمت۔ مثال میں رعایت نہیں دی گئی ہو تب فروخت قیمت کو قابل ٹیکس قیمت سمجھنا چاہیے۔ جتنا مرکز کا ٹیکس ہوتا ہے اتنا ہی ریاست کا بھی ٹیکس ہوتا ہے۔

مشقی سیٹ 4.1

1. 'پون میڈیکل اسٹور' دوائیاں فراہم کرتا ہے۔ اس کی دکان میں بعض دوائیوں پر GST کی شرح 12% ہے تو CGST اور SGST کی شرح کتنی ہوگی؟
2. ایک چیز پر CGST کی شرح 9% ہو تو SGST کی شرح کتنی ہے؟ اسی طرح GST کی شرح کتنی ہے؟
3. 'میسرز رِئیل پینٹ' نے ہر 2800 ₹ قابل ٹیکس قیمت کے لسٹر پینٹ کے 2 ڈبے فروخت کیے۔ GST کی شرح 28% ہو تو ٹیکس اِنوائس میں CGST اور SGST کتنے روپے محسوب کیے جائیں گے؟
4. ایک ہاتھ گھڑی کے بیلٹ کی قابل ٹیکس قیمت 586 روپے ہے۔ GST کی شرح 18% ہے تو وہ بیلٹ گاہک کو کتنے روپے میں ملے گا؟
5. کھلونے میں ایک ریموٹ کنٹرول کار کی GST ٹیکس کے ساتھ کل قیمت 1770 روپے ہے۔ GST کی شرح 18% ہے تو اس کار کی قابل ٹیکس قیمت، اس پر CGST اور SGST محسوب کیجیے۔
6. 'ٹیپ ٹاپ الیکٹرانکس' نے ایک کمپنی کو ڈیڑھ ٹن کا ایئر کنڈشنر مع ٹیکس 51,200 روپے میں مہیا کیا۔ ایئر کنڈیشنر پر CGST کی شرح 14% محسوب کیا تو ٹیکس اِنوائس میں درج ذیل اُمور میں سے کون کون سے اُمور ظاہر کیے جائیں گے، اسے معلوم کیجیے۔
   (1) SGST کی شرح　　(2) AC پر GST کی شرح　　(3) AC کی قابل ٹیکس قیمت
   (4) GST کی کل رقم　　(5) CGST کی رقم　　(6) SGST کی رقم
7. پرساد نے 'مہاراشٹرا الیکٹرونکس گڈس' سے 40,000 روپے چھپی ہوئی قیمت کی واشنگ مشین خریدا۔ اس پر دکاندار نے 5% رعایت دی۔ GST کی شرح 28% ہے تو پرساد کو وہ واشنگ مشین کتنے روپے میں ملی؟ ٹیکس اِنوائس میں CGST اور SGST کتنے روپے ہوں گے، معلوم کیجیے۔

آیئے، سمجھ لیں۔

کاروبار کی زنجیر میں جی ایس ٹی (GST in trading chain)

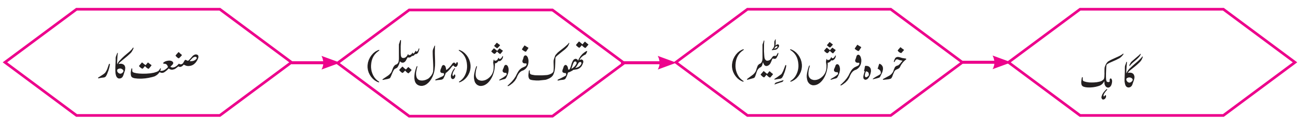

کاروباری زنجیر (Trading Chain)

کاروباری زنجیر میں GST کس طرح تحسیب کرتے ہیں اور اسے حکومت کے پاس جمع کرتے ہیں، اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھیں گے۔

مثال : فرض کیجیے ایک صنعت کار نے تھوک بیوپاری کو ایک گھڑی منافع سمیت 200 روپے میں فروخت کی۔ تھوک بیوپاری نے خردہ فروش کو 300 روپے میں اور خردہ فروش نے گاہک کو وہ گھڑی 400 روپے میں فروخت کی۔ GST کی شرح 12% ہے تو صنعت کار، تھوک بیوپاری اور خردہ فروش ذیل کے مطابق ادا کیا ہوا ٹیکس [اِن پٹ ٹیکس کریڈٹ (ITC)] منہا کرکے باقی ماندہ ٹیکس کس طرح ادا کرتے ہیں، اس کا ذیل کے فلو چارٹ (رواں خاکہ) کی مدد سے مطالعہ کیجیے۔

وضاحت : صنعت کار کے پاس سے گھڑی گاہک کے پاس پہنچنے تک تین کاروبار ہوتے ہیں۔ ہر کاروبار میں ٹیکس کی تحسیب، جمع کیا ہوا ٹیکس ریاستی حکومت کو اور مرکزی حکومت کو کس طرح پہنچتا ہے، یہ ذیل کے رواں خاکے میں دِکھایا گیا ہے۔ اس کی مکمل جدول ذیل میں دِکھائی ہوئی ہے۔

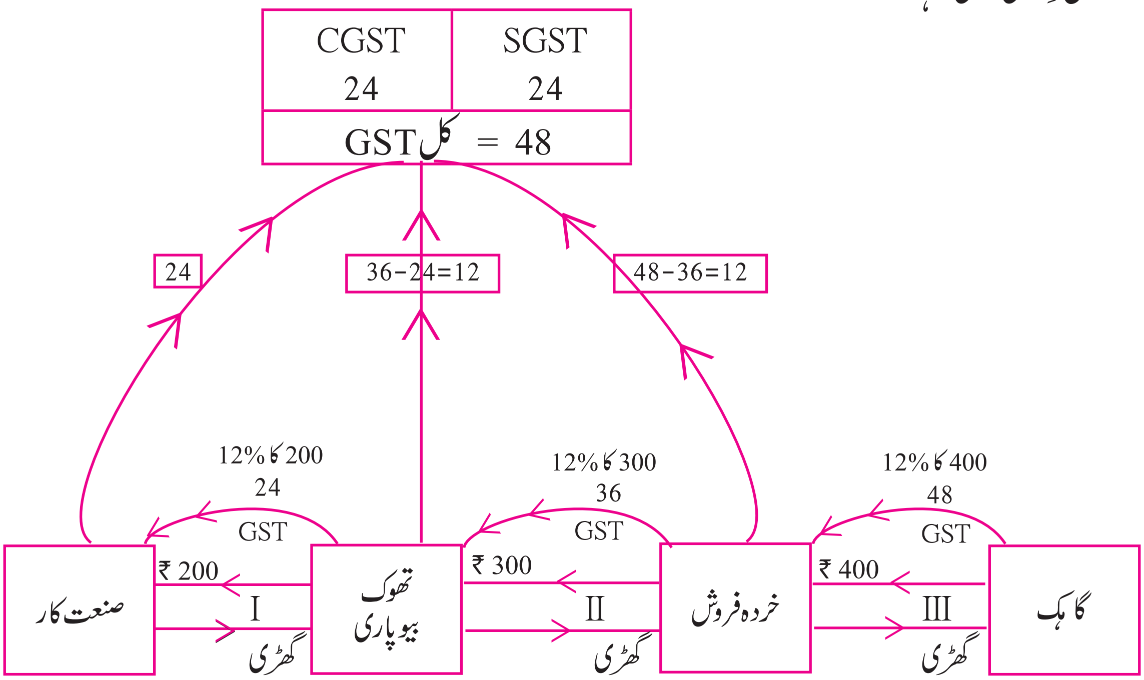

مذکورہ بالا کاروبار میں تین مختلف مالیاتی کاروبار ایک ہی ریاست میں ہوئے ہیں۔ ان کے ہر ایک کے ٹیکس اِنوائس میں GST کی تحسیب کاری سمجھنے کے لیے مختصر طور پر ذیل میں دی ہوئی ہے۔

III کی بل اِنوائس میں GST کی تحسیب	II کی بل اِنوائس میں GST کی تحسیب	I کی بل اِنوائس میں GST کی تحسیب
گھڑی کی قیمت = ₹ 400	گھڑی کی قیمت = ₹ 300	گھڑی کی قیمت = ₹ 200
CGST 6% = ₹ 24	CGST 6% = ₹ 18	CGST 6% = ₹ 12
SGST 6% = ₹ 24	SGST 6% = ₹ 18	SGST 6% = ₹ 12
کل رقم = ₹ 448	کل رقم = ₹ 336	کل رقم = ₹ 224
خردہ فروش کا ٹیکس اِنوائس (B2C)	تھوک بیوپاری کا ٹیکس اِنوائس (B2B)	صنعت کار کا ٹیکس اِنوائس (B2B)

اسے ذہن میں رکھیں۔

دو GSTIN رکھنے والے تاجروں میں ہونے والے کاروبار کو Business to Business مختصراً B2B کہتے ہیں۔ چیز کی پیداوار ہونے سے لے کر وہ گاہک تک پہنچتی ہے،اس زنجیر میں آخری کڑی میں ہونے والے کاروبار کو Business to Consumer مختصراً B2C کہتے ہیں۔

کاروباری زنجیر میں ہر تاجر (بیوپاری) کے ادا کیے گئے GST کے خلاصہ ذیل کے مطابق ہے۔

	CGST		SGST		کل GST	
• صنعت کار نے	₹ 12	+	₹ 12	=	₹ 24	...(ادا کیے)
• تھوک بیوپاری نے	₹ 6	+	₹ 6	=	₹ 12	...(ادا کیے)
• خردہ فروش نے	₹ 6	+	₹ 6	=	₹ 12	...(ادا کیے)
کل ادائیگی	₹ 24	+	₹ 24	=	₹ 48	

نوٹ : کیا یہ آپ کو سمجھ میں آ گیا؟ ہر بیوپاری نے اپنی سطح پر جمع کیے ہوئے ٹیکس میں سے اِن پٹ ٹیکس کریڈٹ یعنی خریداری کے وقت ادا کیے ہوئے ٹیکس کو منہا کر کے باقی ماندہ GST ادا کرتا ہے۔ آخر میں گاہک کو وہ گھڑی 448 روپے میں ملی۔ اس میں سے 48 روپے اصل ٹیکس اوپر دِکھائے ہوئے کے مطابق گاہک نے ہی بالواسطہ ٹیکس ادا کیا۔ لہٰذا GST بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax) ہے۔ اس سے قبل تھوک بیوپاری اور خردہ فروش دونوں کو اپنی خرید کے وقت ادا کردہ ٹیکس انھیں واپس ملتا ہے۔

خریدی کے وقت ادا کردہ ٹیکس کا منہا کرنا (اِن پٹ ٹیکس کریڈٹ - ITC)

اشیا کی پیداوار سے اسے استعمال کرنے والے گاہک تک پہنچنے تک، درمیان میں ہر کاروبار میں GST تحسیب کیا جاتا ہے۔ اشیا فروخت کرتے وقت بیوپاری کے ذریعے وصول کیا گیا ٹیکس یعنی آؤٹ پٹ ٹیکس اسی بیوپاری کو اشیا کی خریداری کے وقت دیا گیا ٹیکس یعنی اِن پٹ ٹیکس۔ لہٰذا بیوپاری جمع کردہ ٹیکس میں سے اپنا ادا کردہ ٹیکس منہا کر لیتا ہے۔ اسے اِن پٹ ٹیکس کریڈٹ کہتے ہیں۔

∴ ادا کرنے والا GST ← = آؤٹ پٹ ٹیکس - اِن پٹ ٹیکس کریڈٹ (ITC)

نوٹ : مختصر طور پر حکومت کے پاس ٹیکس ادا کرتے وقت زنجیر میں موجود ہر بیوپاری، اس کی خریداری کے وقت ادا کیا ہوا ٹیکس، فروخت کرتے وقت جمع کیے گئے ٹیکس میں سے منہا کر کے باقی ماندہ ٹیکس ادا کرتا ہے۔

حل کردہ مثالیں

مثال (1) شری روہیت خردہ فروش ہیں۔ انھوں نے اشیا کی خریداری کے وقت 6500 روپے GST دیا اور فروخت کے وقت 8000 روپے GST جمع کیا تو (i) اِن پٹ ٹیکس اور آؤٹ پٹ ٹیکس کتنا؟ (ii) شری روہیت کو اِن پٹ ٹیکس کریڈٹ کتنے روپے ملیں گے؟ (iii) انھیں کتنا GST ادا کرنا ہے، معلوم کیجیے۔ (iv) مرکز کا اور ریاست کا قابل ادا ٹیکس معلوم کیجیے۔

حل : شری روہیت کو ٹیکس ادا کرنا ہے یعنی حکومت کو ادا کیا جانے والا ٹیکس۔

(i) فروخت کے وقت لیا جانے والا ٹیکس (آؤٹ پٹ ٹیکس) = 8000 روپے

(ii) خریدی کے وقت ادا کیا گیا ٹیکس (اِن پٹ ٹیکس) = 6500 روپے

یعنی اِن پٹ ٹیکس کریڈٹ (ITC) = 6500 روپے

(iii) ادا کیا جانے والا ٹیکس = فروخت کے وقت لیا جانے والا ٹیکس (آؤٹ پٹ ٹیکس) − اِن پٹ ٹیکس کریڈٹ (ITC)

$= 8000 - 6500 = 1500$ روپے

(iv) ∴ مرکز کو ادا کیا جانے والا ٹیکس $= \frac{1500}{2} = 750$ روپے اور ریاست کو ادا کیا جانے والا ٹیکس = 750 روپے

مثال (2) میسرز جے کیمیکلز نے 8,000 روپے کا قابل ٹیکس قیمت کا لیکوِڈ سوپ خریدا اور گاہک کو وہ 10,000 روپے قابل ٹیکس قیمت میں فروخت کیا۔ GST کی شرح 18% ہے تو میسرز جے کیمیکلز کا مرکز کو ادا کیا جانے والا ٹیکس اور ریاست کو ادا کیا جانے والا ٹیکس معلوم کیجیے۔

حل : خریداری کے وقت ادا کیا گیا ٹیکس (اِن پٹ ٹیکس) = 8000 روپے پر 18% کی شرح سے ادا کیا گیا ٹیکس

$= \frac{18}{100} \times 8000$

= 1440 روپے

∴ ITC = 1440 روپے

آؤٹ پٹ ٹیکس = فروخت کے وقت گاہک سے جمع کیا گیا ٹیکس

$= \frac{18}{100} \times 10000$

= 1800 روپے

ادا کیا جانے والا ٹیکس = آؤٹ پٹ ٹیکس − ITC

$= 1800 - 1440 = 360$ روپے

∴ میسرز جے کیمیکلز مرکز کو 180 روپے ٹیکس ادا کرے گا اور ریاست کو 180 روپے ٹیکس ادا کرے گا۔

مثال (3) میسرز جے کیمیکلز نے 8000 روپے کا (مع ٹیکس قیمت) لیکوِڈ صابن خریدا اور گاہک کو 10,000 روپے میں (مع ٹیکس قیمت) فروخت کیا تو جے کیمیکلز کو مرکز کو ادا کیا جانے والا ٹیکس اور ریاست کو ادا کیا جانے والا ٹیکس معلوم کیجیے۔ یہاں ٹیکس کی شرح 18% ہے۔

حل : یہاں شے کی قیمت مع ٹیکس دی ہوئی ہے۔ اسے دھیان میں رکھیے۔

ٹیکس + قابل ٹیکس قیمت = اشیا کی ٹیکس کے ساتھ قیمت

فرض کیجیے، لیکوِڈ صابن کی قابل ٹیکس قیمت 100 روپے ہے تو مع ٹیکس قیمت 118 روپے ہوگی۔

$\frac{\text{مع ٹیکس قیمت}}{\text{قابل ٹیکس قیمت}}$ ، یہ نسبت مستقل ہے۔

118 کل قیمت کے لیے اگر 100 روپے قابل ٹیکس قیمت ہے تو 8000 روپے کل قیمت کے لیے فرض کریں x روپے قابل ٹیکس قیمت ہے۔

$$\therefore \quad \frac{x}{8000} = \frac{100}{118}$$

$$\therefore \quad x = \frac{8000}{118} \times 100 = 6779.66 \text{ روپے}$$

$\therefore$ GST خریداری کے وقت ادا کیا ہوا = 8000 − 6779.66

$\therefore$ ادا کیا جاچکا ٹیکس (اِن پٹ ٹیکس) = 1220.34 روپے، $\therefore$ ITC = 1220.34 روپے

اسی طرح، 10,000 روپے کل قیمت کے لیے، فرض کریں، y روپے قابل ٹیکس قیمت ہے۔

$$\therefore \quad \frac{y}{10000} = \frac{100}{118}$$

$$\therefore \quad y = \frac{10,00,000}{118} = 8474.58 \text{ روپے}$$

$\therefore$ فروخت کے وقت جمع کیا گیا ٹیکس (آؤٹ پٹ ٹیکس) = 10000.00 − 8474.58

= 1525.42 روپے

$\therefore$ ادا کیا جانے والا ٹیکس = آؤٹ پٹ ٹیکس − ادا کیا جاچکا ٹیکس = 1525.42 − 1220.34

= 305.08 روپے

$\therefore$ مرکز کو ادا کیا جانے والا ٹیکس = ریاست کو ادا کیا جانے والا ٹیکس = 305.08 ÷ 2 = 152.54 روپے

جواب : جے کیمیکلز مرکز اور ریاست ہر ایک کو 152.54 روپے ادا کرے گا۔

نوٹ : مثال 2 اور 3 کا بغور مطالعہ کیجیے۔ کاروبار میں آپ کو اِن دونوں قسم کی بل اِنوائس سے سابقہ پڑے گا۔ لہٰذا دکاندار نے چیز کی چھپی ہوئی قیمت مع ٹیکس دی ہے یا چھپی ہوئی قیمت پر ٹیکس محسوب کرنے والا ہے، اسے سمجھ لیجیے اور اس کے بعد خریداری کیجیے۔

ICT Tools or Links

طے شدہ تاریخ کو ٹیکس ادا کرکے اس کے بعد دی ہوئی تاریخ کے اندر ٹیکس کا ریٹرن (GST Returns) داخل کرنا ضروری ہے۔ یہ تمام باتیں 'آن لائن' کر سکتے ہیں۔ www.gst.gov.in ویب سائٹ پر آپ تمام ریٹرن فارم دیکھ سکتے ہیں۔ GST ریٹرن فارم بنانے کے لیے آپ 'آف لائن یوٹلٹی' بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

مثال (4) ایک سائیکل کے صنعت کار نے تھوک تاجر کو 4000 روپے قابل ٹیکس قیمت سے سائیکل فروخت کی۔ تھوک تاجر نے وہ سائیکل 4800 روپے قابل ٹیکس قیمت سے دکاندار کو فروخت کر دیا اور دکاندار نے وہ سائیکل 5200 روپے قابل ٹیکس قیمت سے گاہک کو فروخت کیا۔ GST کی شرح 12% ہو تو فروخت کے ہر مرحلے پر ادا کیا جانے والا CGST اور SGST معلوم کیجیے۔ اس کے لیے ذیل کا عملی کام مکمل کیجیے۔

حل :

کاروباری زنجیر

[ ] —₹ 4000, 12%→ [ ] —₹ 4800, 12%→ [ ] —₹ 5200, 12%→ [ ]

صنعت کار نے فروخت کے وقت ٹیکس جمع کیا = 4000 کا 12% = [... × $\frac{\cdots}{\cdots}$] = [ ]

صنعت کار کا قابل ادا ٹیکس = 480 روپے

تھوک تاجر کے ذریعے فروخت کے وقت جمع کردہ ٹیکس = 4800 کا 12% = [576 روپے]

∴ تھوک تاجر کے ذریعے ادا کردہ ٹیکس = (آؤٹ پٹ) ٹیکس تھوک تاجر کے ذریعے جمع کردہ ٹیکس − ادا کیا جا چکا ٹیکس

= [576] − [480]

= [96] روپے

دکاندار نے فروخت کے وقت جمع کیا ہوا ٹیکس = 5200 کا 12% = [ ]

∴ دکاندار پر قابل ادا جی ایس ٹی = (آؤٹ پٹ) ٹیکس دکاندار کے ذریعے جمع کردہ − ادا کیا جا چکا ٹیکس

= [ ] − [ ]

= [ ]

کاروباری زنجیر میں GST کا ادا کیا گیا تفصیلی ریٹرن :

شخص	ادا کیا GST	ادا کیا CGST	ادا کیا SGST
صنعت کار	₹ 480	₹ 240	₹ [ ]
تھوک تاجر	₹ 96	₹ [ ]	₹ [ ]
دکاندار (خردہ فروش)	₹ [ ]	₹ [ ]	₹ [ ]
کل	₹ [ ]	₹ [ ]	₹ [ ]

آئیے، غور کریں۔

- فرض کیجیے ایک تاجر کا جولائی مہینے میں وصول کردہ ٹیکس (آؤٹ پٹ ٹیکس) اُس کے ادا کردہ ٹیکس (ان پٹ ٹیکس) سے کم ہے تو اس وقت ٹیکس محسوب کس طرح کیا جاتا ہے؟
- فرض کیجیے ایک تاجر کا جمع کردہ جولائی مہینے میں وصول کردہ ٹیکس، اس کے ادا کردہ ٹیکس کے مساوی ہے۔ ایسے وقت ٹیکس کتنا ہوگا؟

مشقی سیٹ 4.2

(1) چیتنا اسٹورس نے 01 جولائی 2017 سے 31 جولائی 2017 تک کی ہوئی خریداری پر 1,00,500 روپے GST دیا اور فروخت پر 1,22,500 روپے GST جمع کیا تو اس دوران چیتنا اسٹورس کے ذریعے ادا کیا جانے والا GST معلوم کیجیے۔

(2) نجمہ، GST قانون کے مطابق رجسٹرڈ دکاندار مالکن ہے۔ اس نے خریداری کے وقت کل جی ایس ٹی 12,500 روپے ادا کیا اور فروخت پر کل جی ایس ٹی 14,750 روپے جمع کیا تو بتائیے اسے کتنے روپے ان پٹ ٹیکس کریڈٹ ملے گی اور اس کا ادا کیا جانے والا GST معلوم کیجیے۔

(3) امیر اینٹرپرائز نے چاکلیٹ سیرپ کی بوتلیں خریدتے وقت 3800 روپے GST ادا کیا اور اسے اکبری بردرس کو فروخت کرتے وقت 4100 روپے GST جمع کیا۔ مینک فوڈ کارنر نے اکبری بردرس سے وہ بوتلیں 4500 روپے GST ادا کرکے خریدیں تو ہر کاروبار میں ادا کیا جانے والا GST معلوم کیجیے۔ اس پر سے مرکز کو ادا کیا جانے والا ٹیکس (CGST) اور ریاست کو ادا کیا جانے والا ٹیکس (SGST) معلوم کیجیے۔

(4) چندی گڑھ وفاقی ریاست ہے۔ یہاں ملک گیس ایجنسی نے پیشہ ورانہ استعمال کے کچھ گیس سلنڈر 24,500 روپے میں خریدے اور وہاں کے گاہکوں کو 26,500 روپے میں فروخت کیے۔ اس کاروبار میں 5% شرح سے ادا کیا جانے والا کل GST معلوم کیجیے۔ وہ اس پر سے مرکز کو ادا کیا جانے والا ٹیکس (CGST) اور وفاقی ریاست کو ادا کیا جانے والا ٹیکس (UTGST) معلوم کیجیے۔ (وفاقی ریاست میں SGST کی بجائے UTGST نافذ ہوتا ہے۔)

(5) میسرز بیوٹی پروڈکٹس نے 6000 روپے پر 18% شرح سے GST ادا کرکے آرائش و زیبائش کا سامان خریدا اور صرف ایک گاہک کو وہ تمام 10,000 روپے میں فروخت کیا تو اس کاروبار کے لیے میسرز بیوٹی پروڈکٹس نے تیار کیے ہوئے ٹیکس اِنوائس میں مرکز کا اور ریاست کا (SGST اور CGST) ادا کیا جانے والا اشیا و خدمات ٹیکس کی رقم کتنی بتائے گا، معلوم کیجیے۔

(6) ذیل میں دی ہوئی معلومات کی مدد سے دکاندار سے گاہک کو (B2C) کے لیے ٹیکس انوائس (Tax Invoice) تیار کیجیے۔
نام، پتا، تاریخ وغیرہ آپ اپنی مرضی و پسند کے مطابق لیں۔

سامان مہیا کرنے والا : میسرز.................... پتا .... ریاست .... تاریخ ....

اِنوائس نمبر : .... GSTIN ....

اشیا کی تفصیل :	موبائل بیٹری کا نرخ - 200 ₹	GST کی شرح 12%	HSN 8507، ایک عدد
	ہیڈ فون کا نرخ - 750 ₹	GST کی شرح 18%	HSN 8518، ایک عدد

(7) نیچے دی ہوئی معلومات کی مدد سے ایک تاجر نے دوسرے تاجر کے لیے (B2B) ٹیکس اِنوائس تیار کیجیے۔

نام، پتا، تاریخ وغیرہ اپنی پسند سے لیجیے۔

سامانِ تجارت مہیا کرنے والا تاجر : نام، پتا، ریاست، GSTIN، بل نمبر اور تاریخ

سامانِ تجارت حاصل کرنے والا تاجر : نام، پتا، ریاست، GSTIN

اشیا کی تفصیل :(i) پنسل بکس 100 عدد	HSN-3924	نرخ 20 روپے	GST 12%
(ii) جگ سا پزل 50 عدد	HSN-9503	نرخ 100 روپے	GST 12%

مزید معلومات کے لیے

کمپوزیشن اسکیم (Composition Scheme)

جس شخص کا کاروبار گزشتہ مالیاتی سال میں 20 لاکھ سے زیادہ اور 1.5 کروڑ روپے سے کم ہے ان کے لیے کمپوزیشن اسکیم (Composition Scheme) ہے۔ اس اسکیم کے تحت ٹیکس دہندہ حکومت کے طے کردہ شرح سے ٹیکس ادا کرتا ہے۔

کمپوزیشن اسکیم مع ٹیکس کی شرح (GST rates for Composition Scheme)

نمبر شمار	اشیا مہیا کرانے والا	GST کی شرح	CGST + SGST
1	ہوٹل	5%	2.5% + 2.5%
2	صنعت کار اور فروخت کنندہ	1%	0.5% + 0.5%

کمپوزیشن اسکیم میں تاجروں کے لیے اُصول:

- کمپوزیشن اسکیم میں تاجر کو گاہک سے کوئی بھی ٹیکس وصول کرنا نہیں ہوتا اس لیے اس اسکیم میں تاجر بل اِنوائس نہیں دے سکتا۔ اسے صرف سامان مہیا کرنے کا بل (Bill of supply) دینا ہے۔
- تاجر کو ہر 3 مہینوں میں مذکورہ بالا دی ہوئی جدول کے مطابق حکومت کے پاس فروخت پر ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے۔
- اس اسکیم میں تاجر کو دوسری ریاست میں اشیا فروخت کرنا منع ہوتا ہے لیکن وہ دوسری ریاست سے اشیا خرید سکتا ہے۔
- اس اسکیم میں تاجروں کو خریدی پر اِن پٹ ٹیکس یعنی ITC کا فائدہ نہیں ملے گا۔
- اس اسکیم میں تاجروں کو اپنی دکان کے بورڈ پر 'کمپوزیشن اسکیم کا تاجر' (Composition taxable person) لکھنا ہوتا ہے۔
- اس اسکیم میں تاجر کو سامان مہیا کرنے کا بل (Bill of supply) پر واضح حروف میں کمپوزیشن اسکیم کا تاجر فروخت پر ٹیکس محسوب کرنے کے ناقابل (Composition taxable person - not eligible to collect tax on supplies) چھپانا ہوتا ہے۔

GST کی اہم خصوصیات (Features of GST)

- مختلف بالواسطہ ٹیکس ختم ہوگئے۔
- اشیا اور خدمات ٹیکس کے بارے میں اختلاف ختم ہوگیا۔
- تاجروں کے لیے ریاستوں کے لحاظ سے رجسٹری۔
- GSTIN والے تاجروں کو کاروبار کی ٹھیک ٹھیک اندراج رکھ کر وقت پر GST ادا کرنا ہوتا ہے۔
- کاروبار میں شفافیت۔
- سادہ اور سمجھنے کے لیے آسان ٹیکس نظام۔
- ٹیکس پر ٹیکس ادا نہیں کیا جاتا۔ اس کی وجہ سے اشیا اور خدمات کی قیمت قابو میں رہے گی۔
- اشیا اور خدمات کی بین الاقوامی بازار سے موازنہ کی وجہ سے معیار میں اضافہ۔
- میک اِن اِنڈیا' میں ترقی۔
- تکنیک پر مبنی ٹیکس کے نظام کی وجہ سے فوراً فیصلہ لینے میں مدد۔
- اشیا و خدمات ٹیکس ؛ یہ دوئی نمونہ/ دہرا نمونہ (Dual model) ہے یعنی مرکز اور ریاست کے لیے ایک ہی وقت ٹیکس کی تحسیب کی جاتی ہے۔

اشیا و خدمات ٹیکس کے تحت آنے والے ٹیکس

1. CGST-SGST (UTGST)
ایک ریاست میں خرید و فروخت کا کاروبار کرنے والے تاجروں کے لیے۔

2. کمپوزیشن اسکیم (Composition Scheme)
جن کا کاروباری لین دین 20 لاکھ سے 1.5 کروڑ روپے تک ہے ایسے تاجروں کو اس اسکیم کا فائدہ ملتا ہے۔ انھیں SGST اور CGST مختلف شرح سے دیا جاتا ہے۔

3. IGST :
بین ریاستی (Inter State) کاروبار کرنے والے تاجروں کے لیے۔

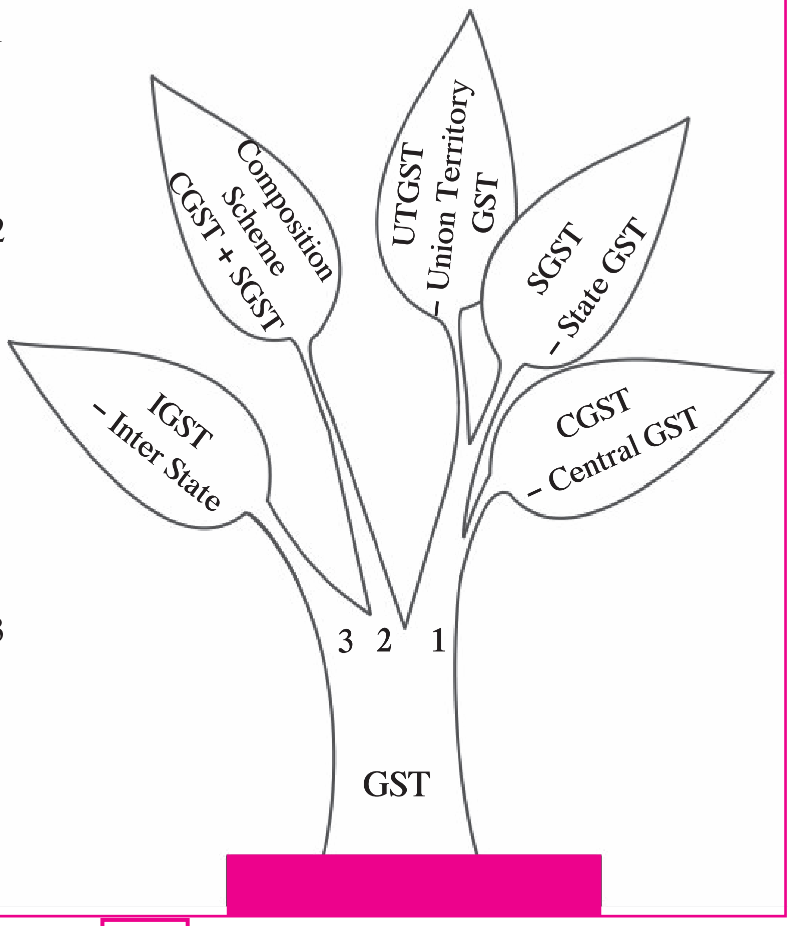

مزید معلومات کے لیے

اکٹھا اشیا و خدمات ٹیکس **IGST** (Integrated GST)

جس وقت فروخت کا کاروبار دو ریاستوں میں (Inter state) ہوتا ہے اس وقت جو GST محسوب کیا جاتا ہے اسے اکٹھا اشیا و خدمات ٹیکس (IGST) کہتے ہیں اور وہ مکمل طور پر مرکزی حکومت کو ادا کیا جاتا ہے۔

ایک ریاست کے تاجر نے دوسری ریاست کے تاجر سے اشیا خریدیں اور اپنی ریاست میں فروخت کیں تب اس IGST کے طور پر ادا کیے ہوئے ٹیکس (ITC) کو منہا کس طرح کیا جاتا ہے، آیئے سمجھتے ہیں۔

مثال : تاجر M (مہاراشٹر کا) نے 20,000 روپے کے اسکوٹر کے اسپیئر پارٹ تاجر P (پنجاب کا) سے خریدا۔ اس وقت 28% شرح سے 5600 روپے IGST یعنی اکٹھا اشیا و خدمات ٹیکس تاجر P کو ادا کیا۔

M نے یہ تمام اسپیئر پارٹ یہاں (مہاراشٹر میں) مقامی گاہکوں کو 25,000 روپے میں فروخت کیا اس وقت 28% شرح سے 7000 روپے GST وصول کیا۔

(گاہک سے وصول کیا) ... 3500 روپے SGST + 3500 روپے CGST = 7000 روپے GST

اب حکومت کے پاس ٹیکس ادا کرتے وقت 5600 روپے ادا کردہ ٹیکس کو کیسے حاصل کرتا ہے، دیکھیں گے۔

نوٹ : IGST کی کریڈٹ لیتے وقت پہلے تو IGST کے لیے، اس کے بعد CGST کے لیے اور باقی ماندہ کریڈٹ SGST کے لیے لیتا ہے۔ یہاں M کی فروخت کے کاروبار میں IGST نہیں ہے اس لیے پہلے CGST کے لیے کریڈٹ لینا ہے اور باقی ماندہ SGST کے لیے کریڈٹ لینا ہے۔

∴ **CGST ٹیکس = 3500 − 3500 = 0 روپے**

یعنی 5600 روپیوں میں سے 3500 روپے کریڈٹ لینے پر، باقی ماندہ 2100 = 3500 − 5600 روپے کا کریڈٹ SGST کے لیے لیا جائے گا۔

∴ **SGST ادا کرنا ہے = 3500 − 2100 = 1400 روپے**

M کو 1400 روپے SGST ادا کرنا ہوگا۔

یاد رکھیے کہ تاجر M نے خریداری کے وقت دیا ہوا 5600 روپے ادا کیے ہوئے ٹیکس (ITC) کو منہا کر لیا گیا ہے۔ (یعنی اِن پٹ ٹیکس کی مکمل کریڈٹ مل گئی ہے۔)

ITC اس طرح لیا جاتا ہے

وصول/جمع کیا گیا ٹیکس (Output Liability)		(ITC) خریداری کے وقت ادا کیا گیا ٹیکس
ISGT کے لیے استعمال کیا	پہلے (₹ 0) ←	
CGST کے لیے استعمال کیا	بعد میں (₹ 3500) ←	ISGT (₹ 5600) کی کریڈٹ لیتے وقت
SGST کے لیے استعمال کیا	آخر میں باقی ماندہ (₹ 2100) ←	

(اس لیے ₹1400 SGST ادا کرنا ہوگا۔)

آیئے، ذرایاد کریں۔

ہم گزشتہ سال بچت اور سرمایہ کاری کی اہمیت سے واقف ہو چکے ہیں۔ اس کے مطابق جو ممکن ہوسکا، اس پر آپ نے عمل درآمد بھی شروع کردیا ہوگا کیونکہ ہمیشہ صحت وتندرست رہنے کے لیے جس طرح صحت منداور اچھی عادتیں اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ہی معاشی اور مالیاتی صحت مندی کے لیے بچت اور سرمایہ کاری کی عادت اپنے اندر پیدا کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ فی الحال سرمایہ کاری کی اقسام اتنی زیادہ مختلف النوع ہیں کہ اس کا مطالعہ اور تجربہ دونوں ہونا اہمیت کا حامل ہے۔

آیئے، بحث کریں۔

سویتا ایک کمپنی میں کام کرتی ہے۔ اس مہینے سے اس کی تنخواہ میں 5% اضافہ ہوا اور آئندہ مہینے میں بونس بھی ملنے والا ہے۔ اس لیے وہ تنخواہ سے یہ اضافی رقم مناسب جگہ سرمایہ کاری کرنے پر غور کررہی ہے۔ اس کی سہیلی نیہا مالیاتی مشورہ دینے والی فرم میں نوکری کرتی ہے۔ اس لیے وہ سرمایہ کاری سے متعلق اپنی سہیلی کو مناسب مشورہ دے سکتی ہے۔ نیہا کہتی ہے، ''اپنی سرمایہ کاری میں تنوع ہونا سب سے زیادہ اہم ہے۔ جیون بیما، صحت کا بیما، خود اپنا ذاتی گھر ہونا، بینک میں ایف۔ڈی اور متوالی (ریکرِنگ) کھاتا ہو۔ ان سب پر غور کرنا ہوگا۔'' سویتا نے کہا، ''میرا بیما ہے اور بینک میں ایف۔ڈی بھی ہے۔ اس کے علاوہ تنخواہ سے پراویڈنٹ فنڈ کی قسط بھی منہا ہوتی ہے۔ پھر بچت کے اور بھی کچھ راستے ہیں؟'' نیہا نے کہا، ''فی الحال شیئرس، میچول فنڈ (MF)، ڈبینچرس، بانڈ وغیرہ میں سرمایہ کاری کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح ایس۔آئی۔پی کرنے کی طرف بھی لوگوں کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ اب تجھے ہر مہینہ ایک متعین رقم زیادہ ملنے والی ہے، اس لیے مسلسل متوالی سرمایہ کاری (SIP - Systematic Investment Plan) میں تو ہر ماہ متعین رقم جمع کرسکتی ہے۔''

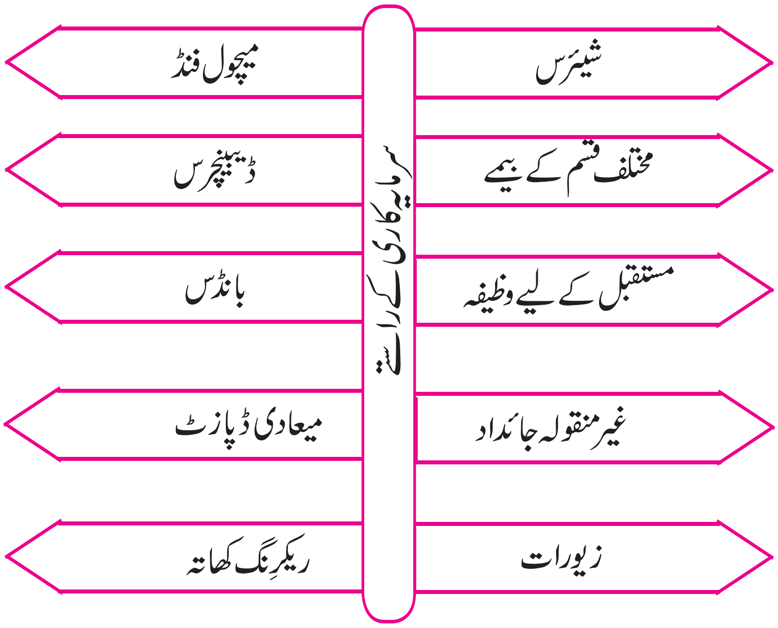

ایسے مکالمے ہم جگہ جگہ سنتے رہتے ہیں اور اس کے بارے میں بالکل صحیح معلومات ہونا چاہیے۔ 'سب کا فائدہ – سب کا سکھ وچین'۔
اس باب میں ہم شیئرس، میچول فنڈ، SIP کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

آیئے، سمجھ لیں۔

شیئرس (Shares)

فرد کی اپنی دکان ہونا یعنی دکان کی اپنی ملکیت ہونا (مالک ہونا)۔ دو- چار افراد اکٹھا ہو کر تجارت کرنا یعنی شراکت داری، اس کے لیے کم سرمایہ درکار ہوتا ہے لیکن کسی کمپنی، صنعت یا کارخانہ شروع کرنا ہو تو بہت زیادہ سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سرمایہ سماج سے جمع کرنا پڑتا ہے۔

کارخانہ یا کمپنی شروع کرنے کے لیے خواہش مند/ دلچسپی رکھنے والے افراد یکجا ہوتے ہیں اور سماج کے افراد سے سرمایہ جمع کر کے کمپنی کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ بھارتی کمپنی قانون 1956 کے تحت کمپنی رجسٹرڈ ہوتی ہے۔ کمپنی کی بنیاد ڈالنے والے افراد کو کمپنی کے **اعانت کار** (promoter) کہتے ہیں۔ ایسی کمپنی پبلک لمیٹڈ (public limited) کمپنی ہوتی ہے۔

کمپنی شروع کرنے کے لیے جتنی رقم درکار ہوتی ہے اسے **سرمایہ** (capital) کہتے ہیں۔ اس سرمایے کے چھوٹے چھوٹے مساوی حصے کرتے ہیں۔ یہ حصہ عام طور پر 1 ₹ ، 2 ₹ ، 5 ₹ ، 10 ₹ یا 100 ₹ وغیرہ قیمت کے ہوتے ہیں۔ ہر حصے کو شیئر کہتے ہیں۔ یہ شیئر فروخت کر کے کمپنی کے لیے سرمایہ جمع کیا جاتا ہے۔

شیئر (Share) : کمپنی کا حصہ۔ سرمایہ کا ایک حصہ یعنی ایک شیئر۔ شیئر سرٹیفکیٹ (share certificate) پر ایک شیئر کی قیمت، شیئر کی تعداد، نمبر شمار وغیرہ پرنٹ (چھپے ہوئے) ہوتے ہیں۔

حصہ دار یا شیئر رکھنے والا (Share holder) : کمپنی کا شیئر خریدنے والا فرد کمپنی کا شراکت دار (حصہ دار) ہوتا ہے۔ شراکت دار کے پاس موجود شیئر کے تناسب میں وہ کمپنی کا مالک ہوتا ہے۔

اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange) : جہاں شیئر کی خرید فروخت ہوتی ہے اسے شیئر بازار (اسٹاک ایکسچینج) یا اسٹاک مارکیٹ یا اِکویٹی مارکیٹ، کیپٹل مارکیٹ یا شیئر مارکیٹ کہتے ہیں۔ سماج سے سرمایہ جمع کر کے شروع کی گئی یعنی پبلک لمیٹڈ کمپنی شیئر بازار میں رجسٹرڈ (listed company) ہونا ضروری ہے۔

درشنی قیمت (Face Value - FV) : کمپنی کے شیئر سرٹیفکیٹ پر چھپی ہوئی ایک شیئر کی قیمت کو شیئر کی درشنی قیمت (FV) کہتے ہیں۔

بازار بھاؤ (Market Value - MV) : جس قیمت سے شیئر بازار میں شیئر کی خرید و فروخت ہوتی ہے اس قیمت کو اس شیئر کا بازار بھاؤ (MV) کہتے ہیں۔

کمپنی کے قائم ہونے پر اگر اُس کی کارکردگی اُمید سے زیادہ اچھی ہوتی ہے تو شیئر کی **مانگ** بازار میں بڑھ جاتی ہے۔ شیئر کی تعداد مقرر و معین ہوتی ہے یعنی اُس کی تعداد بڑھائی نہیں جاسکتی۔ اس لیے اس کمپنی کے شیئر کے بھاؤ میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کمپنی کی کارکردگی زوال کی طرف مائل ہو تو شیئر کا بھاؤ گر جاتا ہے۔ اس چڑھاؤ- اُتار کو بالترتیب ▲ ، ▼ اِن علامتوں سے ظاہر کرتے ہیں۔ اس چڑھاؤ- اُتار کے نتیجے میں بازار پیٹھ میں اِنڈیکس بڑھتا یا کم ہوتا ہے۔

شیئر بازار میں شیئر کا بھاؤ ہر لمحہ بدلتا رہتا ہے۔

منافع (Dividend) : کمپنی کے مالی سال میں ہونے والے نفع کی تقسیم شیئر کی تعداد کے مطابق شیئر کے شراکت داروں میں کی جاتی ہے۔شیئر ہولڈروں کو ملنے والے نفع کو Part of dividend یعنی منافع کا حصہ کہتے ہیں۔

کمپنی کی کارکردگی اچھی ہوتی جاتی ہے تو نتیجتاً کمپنی کی جائداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے یعنی شیئرس پر ڈیوڈنڈ (منافع) بھی اچھا ملتا ہے۔

شیئر ہولڈر کو ملنے والے ڈیویڈنڈ پر انکم ٹیکس ادا نہیں کرنا ہوتا ہے۔

اسے ذہن میں رکھیں۔

شیئر کا بازار بھاؤ کتنا بھی کم - زیادہ ہوتا ہے لیکن سال کے آخر میں اعلان شدہ ڈیویڈنڈ ہمیشہ شیئر کی تعداد کے تناسب میں (درشنی قیمت پر) ہی ملتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے:

ممبئی میں ممبئی شیئر بازار (بامبے اسٹاک ایکسچینج BSE) اور قومی شیئر بازار (نیشنل اسٹاک ایکسچینج NSE) بھارت کے دو بڑے شیئر بازار ہیں۔ممبئی شیئر بازار ایشیا کا سب سے قدیم شیئر بازار ہے۔نیشنل شیئر بازار بھارت کا سب سے بڑا شیئر بازار ہے۔

شیئر بازار میں چڑھ-اُتار سمجھنے کے لیے SENSEX (سینسیکس) اور NIFTY (نفٹی) اس طرح کے دو انڈیکس (Index) ہیں۔ SENSEX = SENSitive + indEX اِن دو الفاظ سے بنایا گیا ہے۔ BSE نے 1-1-1986 میں SENSEX دینے کی ابتدا کی۔سب سے زیادہ سرمایہ والی مشہور و قائم 30 کمپنیوں کے بازار بھاؤ میں چڑھ-اُتار کے مطابق SENSEX طے کیا جاتا ہے۔

نفٹی جیسا کہ اس لفظ سے ظاہر ہے دو الفاظ سے بنا ہے؛ **NIFTY = NSE + FIFTY**۔ نفٹی NSE میں سب سے بہترین کارکردگی کرنے والی 50 کمپنیوں پر سے طے کیا جاتا ہے۔

ICT Tools or Links

SEBI کی ویب سائٹ کو دیکھیے، اسی طرح ممبئی شیئر بازار، نیشنل شیئر بازار اور ٹی وی کے چینل یا نیٹ پر شیئر بازار کی معلومات دینے والے ویڈیو دیکھیے اور شیئر بازار کو سمجھیے۔شیئر کے بھاؤ میں چڑھ-اُتار ٹی وی پر مسلسل دِکھائے جاتے ہیں۔اسے دیکھیے۔عام طور پر اوپر کی پٹی میں ممبئی شیئر بازار میں اور نیچے کی پٹی میں نیشنل شیئر بازار میں شیئر کے بازار بھاؤ دِکھائے جاتے ہیں۔شیئرس کی بک ویلیو (Book Value) یعنی کیا، اس کی معلومات حاصل کیجیے۔

درشنی قیمت اور بازار بھاؤ میں موازنہ (Comparison of FV and MV)

(1) اگر درشنی قیمت > بازار بھاؤ، ہو تو وہ شیئر (share is at premium) یعنی زائد قیمت پر ہے، کہتے ہیں۔

(2) اگر درشنی قیمت = بازار بھاؤ، ہو تو وہ شیئر ہم قیمت ہے (share is at par) کہتے ہیں۔

(3) اگر درشنی قیمت < بازار بھاؤ، ہو تو وہ شیئر کم قیمت یا تخفیفی قیمت پر ہے یعنی (share is at discount) کہتے ہیں۔

مثال (1) فرض کیجیے شیئر کی درشنی قیمت 10 ₹ اور بازار بھاؤ 15 ₹ ہو تو یہ شیئر روپے 5 = 10−15 زائد قیمت پر ہے یعنی پریمیم پر ہے۔

(2) فرض کیجیے، شیئر کی درشنی قیمت 10₹ اور بازار بھاؤ 10₹ ہو تو یہ شیئر 0 = 10 − 10 ہم قیمت پر ہے۔ یعنی 'at par' ہے۔

(3) فرض کیجیے شیئر کی درشنی قیمت 10 ₹ اور بازار بھاؤ 7 ₹ ہو تو یہ شیئر روپے 3 = 7 − 10 کم قیمت پر ہے یعنی وہ discount پر ہے۔

کل سرمایہ (Sum invested) : شیئر کی خریدی کے لیے درکار کل رقم یعنی کل سرمایہ۔

ایک شیئر کا بازار بھاؤ × شیئر کی تعداد = کل سرمایہ

مثال : 100 روپے درشنی قیمت والا ایک شیئر 120 روپے بازار بھاؤ سے خریدا۔ پھر ایسے 50 شیئر لینے کے لیے کتنے روپے کی سرمایہ کاری کرنا ہوگی؟

حل : ایک شیئر کی بازاری قیمت × شیئر کی تعداد = کل سرمایہ

= 50 × 120 = 6000 روپے

شیئر پر واپسی کی شرح (Rate of Return)

شیئرس میں سرمایہ کاری کی رقم زمانے کے گزرنے کے ساتھ کتنی واپس ملتی ہے، اسے سمجھنا بہت اہم ہے۔

مثال (1) شری لیش نے 100 ₹ درشنی قیمت والا ایک شیئر بازار بھاؤ 120 ₹ تھا تب خریدا۔ اس پر اس کو کمپنی نے 15% ڈیویڈنڈ (منافع) دیا تو سرمایہ کاری پر ملنے والی رقم کی واپسی کی شرح معلوم کیجیے۔

حل : درشنی قیمت = 100 روپے، بازار بھاؤ = 120 روپے، منافع (ڈیویڈنڈ) = 15%

فرض کیجیے فی شیئر واپسی کی شرح x% ہے۔ اسے ذہن میں رکھیے کہ 120 روپے سرمایہ کاری کرنے پر 15 روپے واپس ملے ہیں۔

اگر,	120	:	15
تو,	100	:	x

$$\therefore \quad \frac{15}{120} = \frac{x}{100}$$

$$\therefore \quad x = \frac{15 \times 100}{120} = \frac{25}{2} = 12.5\%$$

جواب : شری لیش کو سرمایہ کاری کی واپسی کی شرح 12.5% ہے۔

مثال (2) درشنی قیمت = 100 روپے، زائد قیمت = 65 روپے ہو تو اس شیئر کا بازار بھاؤ معلوم کیجیے۔

حل: بازار بھاؤ = درشنی قیمت + زائد قیمت = 100 + 65 = 165 روپے

∴ شیئر کا بازار بھاؤ 165 روپے فی شیئر

مثال (3) درج ذیل جدول میں مناسب عدد لکھ کر مکمل کیجیے۔

بازار بھاؤ	قیمت کی قسم	درشنی قیمت	مثال نمبر
	زائد قیمت ₹ 7	₹ 10	(i)
₹ 16		₹ 25	(ii)
₹ 5	ہم قیمت		(iii)

حل: (i) بازار بھاؤ روپے 17 = 7 + 10 (ii) کم قیمت روپے 9 = 16 − 25 (iii) درشنی قیمت 5 روپے

مثال (4) نیل بھائی نے ذیل کے مطابق شیئروں میں سرمایہ کاری کی تو انھوں نے کل کتنی سرمایہ کاری کی؟

کمپنی A : 350 شیئرس ، درشنی قیمت = 10 روپے ، فی شیئر زائد قیمت = 7 روپے

کمپنی B : 2750 شیئرس ، درشنی قیمت = 5 روپے ، بازار بھاؤ = 4 روپے

کمپنی C : 50 شیئرس ، درشنی قیمت = 100 روپے ، بازار بھاؤ = 150 روپے

حل: کمپنی A : زائد قیمت = 7 روپے, ∴ بازار بھاؤ = درشنی قیمت + زائد قیمت = 10 + 7 = 17 روپے

∴ کمپنی A میں سرمایہ کاری = شیئر کی تعداد × بازار بھاؤ = 350 × 17 = 5950 روپے

کمپنی B : درشنی قیمت = 5 روپے , بازار بھاؤ = 4 روپے

∴ کمپنی B میں سرمایہ کاری = شیئر کی تعداد × بازار بھاؤ = 2750 × 4 = 11,000 روپے

کمپنی C = درشنی قیمت = 100 روپے , بازار بھاؤ = 150 روپے

∴ کمپنی C میں سرمایہ کاری = شیئر کی تعداد × بازار بھاؤ = 50 × 150 = 7500 روپے

جواب: ∴ نیل بھائی کی تینوں کمپنیوں میں کل سرمایہ کاری = 5950 + 11000 + 7500 = 24,450 روپے

مثال (5) سیما نے 12,000 روپے سرمایہ کاری کر کے 10 روپے درشنی قیمت کے شیئر کے لیے 2 روپے زائد قیمت ادا کی تو اسے کتنے شیئر ملیں گے؟ اسے معلوم کرنے کے لیے ذیل کا عملی کام پورا کیجیے۔

حل: درشنی قیمت = 10 روپے ، زائد قیمت = 2 روپے

∴ بازار بھاؤ = درشنی قیمت + ☐ = ☐ + ☐ = ☐

∴ شیئر کی تعداد = کل سرمایہ کاری / بازار بھاؤ = 12000 / ☐ = ☐ شیئرس

جواب: سیما کو ☐ شیئرس ملیں گے۔

مثال(6) 10 روپے درشنی قیمت کے 50 شیئرس 25 روپے بازار بھاؤ سے خریدے۔اس پر کمپنی نے 30% منافع (ڈیویڈنڈ) ادا کرنے کا اعلان کیا تو (i) کل سرمایہ کاری (ii) ملنے والا منافع (ڈیویڈنڈ) (iii) سرمایہ کاری پر واپس ملنے والی رقم کی شرح معلوم کیجیے۔

حل : شیئر کی درشنی قیمت = 10 روپے ، بازار بھاؤ = 25 روپے ، شیئرس کی تعداد = 50

∴ کل سرمایہ کاری = $25 \times 50 = 1250$ روپے

منافع (ڈیویڈنڈ) فی شیئر = $10 \times \frac{30}{100} = 3$ روپے

∴ 50 شیئر پر کل منافع = $50 \times 3 = 150$ روپے

واپس ملنے والی رقم کی شرح = $\frac{\text{ملنے والا کل ڈیویڈنڈ}}{\text{کل سرمایہ کاری}} \times 100$

$= \frac{150}{1250} \times 100 = 12\%$

جواب : (i) کل سرمایہ کاری 1250 روپے، (ii) 50 شیئرس پر ملنے والا ڈیویڈنڈ 150 روپے،

(iii) سرمایہ کاری پر واپس ملنے والی رقم کی شرح 12%

مشقی سیٹ 4.3

.1 ذیل میں دی ہوئی جدول مناسب عدد لکھ کر مکمل کیجیے۔

بازار بھاؤ	قیمت کی قسم	درشنی قیمت	مثال نمبر
. . .	ہم قیمت	₹ 100	(1)
₹ 575	زائد قیمت = ₹ 500	. . .	(2)
₹ 5	. . .	₹ 10	(3)

.2 بازار بھاؤ 80 روپے تھا جب اَمول نے 100 روپے درشنی قیمت کے 50 شیئرس خریدے۔اس سال کمپنی نے 20% منافع دیا تو سرمایہ کاری پر واپس ملنے والی رقم کی شرح معلوم کیجیے۔

.3 جوزف نے ذیل کے مطابق شیئرس میں سرمایہ کاری کی تو اُس کی کل سرمایہ کاری معلوم کیجیے۔

کمپنی A : درشنی قیمت 2 روپے اور زائد قیمت 18 روپے والے 200 شیئرس

کمپنی B : بازار بھاؤ 500 روپے والے 45 شیئرس

کمپنی C : بازار بھاؤ سے 10,540 روپے والا 1 شیئر

.4 شریمتی دیشپانڈے نے 20,000 روپے سرمایہ کاری کر کے 5 روپے درشنی قیمت کے شیئر 20 روپے زائد قیمت دے کر خریدے تو انھیں کتنے شیئرس ملیں گے؟

.5 شری شانتی لال نے 100 روپے درشنی قیمت کے 150 شیئرس 120 روپے بازار بھاؤ سے خریدے۔بعد میں کمپنی نے 7% ڈیوڈنڈ

دیا۔ سرمایہ کاری پر واپس ملنے والی رقم کی شرح کتنی ہے؟

6. درج ذیل میں سے کون سی سرمایہ کاری فائدہ مند ہے؟ دونوں کمپنیوں کے شیئرز کی درشنی قیمت مساوی ہے۔ کمپنی A کے لیے بازار بھاؤ 80 روپے ہے اور منافع (ڈیویڈنڈ) 16% اور کمپنی B کے لیے بازار بھاؤ 120 روپے اور منافع 20% ہے۔

ICT Tools or Links

کسی بھی پانچ کمپنیوں کے شیئرس کی درشنی قیمت اور بازار بھاؤ انٹرنیٹ کی مدد سے یا دیگر ذرائع سے معلوم کیجیے اور اس کا متصل ستونی ترسیم بنائیے اور موازنہ کیجیے۔ (ممکن ہو تو ▲ ، ▼ یہ دونوں قسم کے شیئرس لیجیے۔)

آیئے، سمجھ لیں۔

شیئرس کی خرید و فروخت پر دلالی اور ٹیکس (Brokerage and taxes on share trading)

دلالی (بروکریج - Brokerage) : شیئرس کی خرید و فروخت نجی طرز پر نہیں کر سکتے۔ اسے شیئر بازار میں رجسٹرڈ شخص یا اداروں کی معرفت کیا جاتا ہے۔ ان کو **'شیئر دلال'** (Share Broker) کہتے ہیں۔ دلال معرفت شیئر خریدتے وقت اور فروخت کرتے وقت، جس شرح سے رقم دلال لیتا ہے، اسے **'دلالی'** کہتے ہیں۔ یعنی شیئر فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں ہی دلالی دیتے ہیں۔

مثال (1) فرض کیجیے، 100 روپے درشنی قیمت کا بازار بھاؤ 150 روپے ہے۔ دلالی کی شرح 0.5% ہے۔ ایسے 100 شیئرس لیتے وقت کتنی رقم دینا ہوگی؟ ایسے 100 شیئرس فروخت کرنے پر کتنی رقم ملے گی؟

شیئر خریدتے وقت -

ایک شیئر کی خرید قیمت = بازار بھاؤ + دلالی

= 150 روپے + 150 روپے کی 0.5% دلالی = 150 + 0.75

∴ ایک شیئر کی خرید قیمت = 150.75 روپے

ایسے 100 شیئرس کی خرید پر کل سرمایہ کاری،

کل سرمایہ کاری = 100 × 150.75 = 15075 روپے

اس میں 15000 روپے شیئرس کے اور 75 روپے دلالی ہے۔

شیئر فروخت کرتے وقت -

ایک شیئر کی فروخت قیمت = بازار بھاؤ - دلالی

= 150 روپے - 150 روپے پر 0.5% دلالی = 150 - 0.75

∴ ایک شیئر کی فروخت قیمت = 149.25 روپے

∴ 100 شیئر کی فروخت قیمت = 149.25 × 100 = 14925 روپے

∴ 100 شیئرس کی فروخت پر 14925 روپے ملیں گے۔

اسے ذہن میں رکھیں۔

- دلالی ہمیشہ شیئرس کے بازار بھاؤ پر محسوب کی جاتی ہے۔
- شیئر کی خرید وفروخت کی روداد (اسٹیٹمنٹ) میں دلالی اور ٹیکس ملا کر ایک شیئر کی قیمت طے کی جاتی ہے۔

سرگرمی-I : آپ کے علاقے میں شیئر دلالی کی خدمت فراہم کرنے والے فرد یا ادارے کی معلومات حاصل کیجیے اور محسوب کرنے والی دلالی کی شرحوں کی معلومات حاصل کیجیے اور موازنہ کیجیے۔

سرگرمی-II : ڈیمیٹ کھاتے (Demat A/c) اور ٹریڈنگ کھاتے کی روداد (اسٹیٹمنٹ) حاصل کیجیے۔ اس میں کون کون سی باتیں شامل ہیں اس کی معلومات نیٹ سے/ دلال سے ملاقات کرکے/ بزرگوں سے حاصل کیجیے۔ دوستوں کے ساتھ بحث کیجیے۔

مزید معلومات کے لیے : ہر شیئر دلال سیبی (SEBI - Securities and Exchange Board of India) کے قانون-1992 کے تحت رجسٹرڈ ہوتا ہے اور اس پر سیبی کی نگرانی ہوتی ہے۔

شیئرس، بانڈس، میچول فنڈ وغیرہ کا اندراج رکھنے کے لیے ڈی-میٹ کھاتے (Dematerialized Account) اور ان کی خرید وفروخت کرنے کے لیے ٹریڈنگ کھاتے (Trading Account) کھولنا ضروری ہے۔ یہ کھاتے بینک میں یا شیئر دلال کے پاس کھولے جاتے ہیں۔ DP یعنی Depository Participants۔ NSDL اور CDSL نامی دو Depositories کے ماتحت DPs ہوتے ہیں۔ ڈی-میٹ کھاتے میں شیئرس کی خرید وفروخت کا حساب رکھا جاتا ہے۔ یہ بینک کے کھاتے جیسا ہوتا ہے۔ فروخت کیے ہوئے شیئرس، خرچ کی جانب (Debit) لکھے جاتے ہیں۔ خریدے ہوئے شیئرس جمع کی جانب (Credit) لکھے جاتے ہیں۔ ان کی روداد (statement) مانگنے پر ملتی ہے۔ اس کے لیے متعین فیس ادا کرنا ہوتی ہے۔ اس کھاتے میں آپ کے شیئرس الکٹرانک فارم میں جمع رہتے ہیں۔ ان دونوں کھاتوں کو آپ کے بینک کے سیونگ کھاتے سے جوڑنا ہوتا ہے۔ شیئرس کی خریداری کے وقت درکار رقم ضرورت کے مطابق اس سے منتقل کی جاتی ہے۔ اسی طرح فروخت کے بعد ملنے والی رقم اس میں جمع ہوتی ہے۔ شیئر دلال اور بینک یہ تمام باتوں کے لیے خواہش منداور طلب گار لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

آیئے، سمجھ لیں۔

دلالی پر اشیا وخدمات ٹیکس (GST on brokerage services)

شیئر دلال اپنے کھاتے داروں کے لیے شیئرس کی خرید وفروخت کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ دلالی خدمت پر ٹیکس کی شرح 18% ہے۔ ان کا SAC نمبر تلاش کیجیے۔

نوٹ : اشیا وخدمات ٹیکس کے علاوہ گاہکوں کی حفاظت کے لیے شیئرس کی خرید وفروخت پر مزید کچھ معمولی شرح کے ٹیکس ہیں مثلاً سیکوریٹی ٹرانزیکشن ٹیکس (STT)، SEBI فیس، اسٹامپ ڈیوٹی وغیرہ۔ اس پر ہم یہاں غور نہیں کریں گے۔ صرف بروکریج (دلالی) کے لیے اشیا وخدمات ٹیکس پر غور کریں گے۔

مثال (2) فرض کیجیے مثال (1) کے مطابق ایک شخص نے 15075 روپے شیئرس کی خریداری کے لیے دیے۔ اس رقم میں 75 روپے دلالی ہے تو اسے 75 روپے پر 18% سے کتنی دلالی دینی ہوگی؟ یہ معلوم کیجیے اور اس کا روداد (اسٹیٹمنٹ) تیار کیجیے۔

حل: GST 75 روپے پر 18% شرح سے $= \frac{18}{100} \times 75$

$= 13.50$ روپے

شیئر خریدی کی روداد (معاہدہ نوٹ :Contract Note)

شیئرس کی تعداد	شیئرس کا بازار بھاؤ	شیئر کی درشنی قیمت	دلالی 0.5%	دلالی پر CGST 9%	دلالی پر SGST 9%	شیئر کی کل خرید قیمت
100 (B)	150 روپے	15000 روپے	75 روپے	6.75 روپے	6.75 روپے	15088.50 روپے

مثال (3) بشیر خان نے 40 روپے بازار بھاؤ سے 100 شیئر خریدے۔ دلالی کی شرح 0.5% اور دلالی پر GST کی شرح 18% ہے تو انھیں 100 شیئر کے لیے کل کتنا خرچ کرنا ہوگا؟

حل: 100 شیئرس کی بازار بھاؤ کے مطابق قیمت $= 40 \times 100 = 4000$ روپے

ایک شیئر پر دلالی $= \frac{0.5}{100} \times 40 = 0.20$ روپے

∴ ایک شیئر کی خرید قیمت = بازار بھاؤ + دلالی

$= 40 + 0.20 = 40.20$ روپے

∴ 100 شیئر کی خرید قیمت $= 40.20 \times 100 = 4020$ روپے

100 شیئرس پر کل دلالی $= 0.20 \times 100 = 20$ روپے

∴ اشیا و خدمات ٹیکس (GST) $= \frac{18}{100} \times 20 = 3.60$ روپے

بشیر خان کو 100 شیئرس خریدنے کے لیے کل خرچ $= 4020 + 3.60 = 4023.60$ روپے

مثال (4) پرویز پٹیل نے 1,25,295 روپے سرمایہ کاری کر کے 10 ₹ درشنی قیمت کے 125 ₹ بازار بھاؤ سے 100 شیئر خریدے۔ اس کاروبار میں دلالی کی شرح 0.2% اور دلالی پر GST 18% ادا کیا تو (i) کتنے شیئر خریدے؟ (ii) کل کتنی دلالی ادا کی؟ (iii) اس کاروبار میں کتنا اشیا و خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) ادا کیا؟

حل: سرمایہ کاری = 1,25,295 روپے ، بازار بھاؤ = 125 روپے ، دلالی = 0.2% ، ٹیکس کی شرح = 18%

ایک شیئر پر دلالی $= 125 \times \frac{0.2}{100} = 0.25$

ایک شیئر کی دلالی پر جی ایس ٹی = 0.25 کا 18% = 0.045 روپے

∴ ایک شیئر کی خرید قیمت = بازار بھاؤ + دلالی + ٹیکس

$= 125 + 0.25 + 0.045 = 125.295$ روپے

∴ شیئرز کی تعداد $= \frac{125295}{125.295} = 1000$

کل دلالی = فی شیئر دلالی + شیئرز کی تعداد

∴ کل دلالی $= 0.25 \times 1000 = 250$ روپے

کل ٹیکس $= 1000 \times 0.045 = 45$ روپے

جواب : (i) 1000 شیئرس خریدے (ii) دلالی 250 روپے ادا کیے (iii) دلالی پر 45 روپے ٹیکس ادا کیے۔

مثال (5) نلینی تائی نے 6024 روپے سرمایہ کاری کر کے 10 روپے درشنی قیمت والے شیئر خریدے۔ جبکہ شیئر کا بازار بھاؤ 60 روپے تھا تو اس پر 60% منافع (ڈیویڈنڈ) ملنے کے بعد 50 روپے بازار بھاؤ سے تمام شیئرس فروخت کر دیے۔ ہر کاروبار میں 0.4% دلالی ادا کی تو اس کاروبار میں ان کا کتنا نفع یا نقصان ہوا؟ اسے معلوم کرنے کے لیے ذیل میں دیے ہوئے خالی خانوں کو مکمل کیجیے۔

حل : یہاں ٹیکس کی شرح دی ہوئی نہیں ہے اس لیے شیئرس کی خرید و فروخت کے وقت ادا کیے جانے ٹیکس پر غور نہیں کیا جائے گا۔

10 ₹ درشنی قیمت کا شیئر 60 روپے میں خریدا گیا۔

فی شیئر دلالی $= \frac{0.4}{100} \times 60 = \square$ روپے

∴ ایک شیئر کی قیمت $= 60 + 0.24 = \square$ روپے

6024 روپے میں خریدے گئے شیئرس کی تعداد $= \frac{6024}{60.24} = 100$

10 روپے درشنی قیمت کے شیئر 50 روپے بازار بھاؤ سے سے فروخت کیے۔

∴ فی شیئر دلالی $= \frac{0.4}{100} \times 50 = 0.20$ روپے

∴ ایک شیئر کی فروخت قیمت $= 50 - 0.20 = \square$ روپے

∴ 100 شیئروں کی فروخت قیمت $= 100 \times 49.80 = \square$ روپے

(ڈیویڈنڈ) منافع 60% ملا۔ (دیا ہوا ہے)

∴ ایک شیئر پر منافع $= \frac{60}{100} \times 10 = 6$ روپے

∴ 100 شیئرس پر منافع $= 6 \times 100 = \square$ روپے

نلینی تائی کے شیئر فروخت کرنے سے اور منافع ملنے سے حاصل ہونے والی کل آمدنی $= \square + \square = 5580$ روپے

لیکن نلینی تائی کی کل سرمایہ کاری 6024 روپے تھی

∴ نلینی تائی کا کل نقصان $= \square - \square = \square$ روپے

جواب : نلینی تائی کو اس خرید و فروخت کے کاروبار میں 444 روپے کا نقصان ہوا۔

عملی کام : مثال (5) میں خرید و فروخت کے وقت دلالی پر ٹیکس 18% کی شرح سے دیا ہوتا تو نقصان کتنا ہوا ہوتا، اسے معلوم کیجیے۔ کیا آپ کا جواب 451.92 روپے ہے؟ اس کی جانچ کیجیے۔

آئیے، سمجھ لیں۔

میچول فنڈ (Mutual Fund - MF)

شیئر کا مطالعہ کرتے وقت ہم نے دیکھا کہ کمپنی قائم کرنے کے خواہش مند افراد یکجا ہوتے ہیں اور سماج سے معاونت لے کر بڑا سرمایہ جمع کرتے ہیں۔ کمپنی کی کارکردگی بہترین ہوتی ہے تو ان تمام افراد کو اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ انھیں منافع ملتا ہے۔ شیئر کے بازار بھاؤ میں اضافہ ہوتا ہے اس لیے فائدہ ہوتا ہے۔ کمپنی کا سرمایہ بڑھتا ہے۔ نتیجے میں ملک کی ترقی میں پیش رفت ہوتی ہے۔ مختصراً سماجی علوم کا نظریہ ہے 'Together we can progress!' لیکن ہر سکے کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ شیئر میں فائدہ ہونے کی بجائے کبھی کبھی نقصان بھی ہوسکتا ہے۔ کیا ہم یہ نقصان کم کر سکتے ہیں؟ کیا سرمایہ کاری کرنے والے فرد کا یہ خطرہ کم کیا جاسکتا ہے؟ اس کے لیے آج کل بہت سے لوگ میچول فنڈ میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

میچول فنڈ یعنی کئی سرمایہ کاری کرنے والے افراد کے سرمایے کو اکٹھا کر کے جمع کی ہوئی رقم۔ اس رقم کو ایک طرح کے شیئر میں نہ لگاتے ہوئے سرمایہ کاری کی مختلف قسموں میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ اس لیے خطرہ کم ہوجاتا ہے اور منافع سب سرمایہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ میچول فنڈ میں سرمایہ کاری کس طرح کریں؟ اس میں رقم کی واپسی کیسے ملتی ہے؟ کتنی میعاد کے لیے سرمایہ کاری کریں؟ اس میں مختلف قسم کون سی ہیں؟ ایسے کئی سوالات کے تفصیلی جواب مالی مشورہ دینے والے افراد دے سکتے ہیں۔

> Investments in Mutual Funds are subject to Market risks. Read all scheme related documents carefully.
>
> یہ جملے آپ نے اکثر سنے یا پڑھے ہوں گے۔ اس کا مطلب ٹھیک طور پر سمجھ لیجیے۔ بعض مواقع پر میچول فنڈ میں کی گئی سرمایہ کاری پر نفع کی بجائے نقصان بھی ہوتا ہے اور اسے شراکت داروں کو برداشت کرنا ہوتا ہے۔

میچول فنڈ یعنی ماہر پیشہ ور لوگوں کے ذریعے بنائی گئی فنڈ کی اسکیم۔ ان ماہروں کو AMC یعنی 'اسیٹ مینجمنٹ کمپنی' کہتے ہیں۔ وہ بازار کا اندازہ لگا کر خواہش مند لوگوں کی رقم جمع کر کے مختلف اسکیموں (جیسے اِکویٹی فنڈ (شیئرس)، ڈیبٹ فنڈ (ڈِبینچرس، بانڈس وغیرہ) یا دونوں کے بیلنس فنڈ وغیرہ) میں سرمایہ داروں کی ہدایت کے مطابق سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

ہم شیئر بازار میں رقم کی سرمایہ کاری کرتے ہیں تو شیئر ملتا ہے۔ اسی طرح میچول فنڈ میں رقم کی سرمایہ کاری کرتے ہیں تو '**Units**' ملتے ہیں۔

فی یونٹ جو بازار بھاؤ ہوتا ہے اس کو اس یونٹ کا نقد جائیدادی قیمت (Net asset value - NAV) کہتے ہیں۔

یونٹ کی تعداد × ایک یونٹ کی نقد قیمت = میچول فنڈ کمپنی کے کل سرمایہ کاری کی قیمت

نوٹ : شیئرس کے بھاؤ کی طرح میچول فنڈ میں یونٹ کی نقد قیمت بھی مسلسل بدلتی رہتی ہے۔ضرورت پڑنے پر وہ یونٹ فروخت کی جاسکتی ہے۔

قومی (نیشنل) بینک ہو یا بھارتی پوسٹ سیوا ہو، اس میں سرمایہ کاری زیادہ محفوظ ہوتی ہے لیکن اس سرمایہ کاری سے واپس ملنے والی رقم عام طور پر مہنگائی کا مقابلہ کرنے میں ناکافی ہوتی ہے۔اسے ذہن میں رکھنا چاہیے کہ مناسب اور صحیح طریقے سے سرمایہ کاری کی گئی رقم بھی رقم پیدا کرسکتی ہے۔اس کے لیے سرمایہ کاری کی جانے والی منصوبہ بندی یعنی معاشی منصوبہ بندی (Financial Planning) ہوشیاری اور عاقبت اندیشی سے غور کرکے سرمایہ کاری کا صحیح فیصلہ لینا اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔اس کا ہمیشہ مطالعہ کرنے کی عادت لگانی چاہیے۔

مسلسل متوالی سرمایہ کاری اسکیم (SIP - Systematic Investment Plan)

فرض کیجیے ہمیں میچول فنڈ میں یکمشت بڑی رقم کی سرمایہ کاری کرنا ممکن نہیں ہے تو ہم چھوٹی قسطوں میں ہر ماہ سرمایہ کاری کرسکتے ہیں۔ کم سے کم 500 روپے ہر ماہ میچول فنڈ میں سرمایہ لگا سکتے ہیں۔اس طرح مسلسل طور پر ماہانہ یا سہ ماہی سرمایہ کاری کرسکتے ہیں۔اس اسکیم کی وجہ سے بچت کرنے کی عادت پروان چڑھتی ہے۔مستقبل میں مالی مقاصد آسانی سے پورے ہوسکتے ہیں۔یہ اسکیم بھی طویل مدتی فائدہ بخش ہوسکتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ شیئر بازار میں چڑھ-اُتار کا اس اسکیم میں سرمایہ کاری پر اثر کم پڑتا ہے۔کم سے 3 سے 5 ، ممکن ہو تو 10 سے 15 سال کے لیے اس اسکیم میں سرمایہ کاری کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

میچول فنڈ کے فائدے

- تجربہ کار، ماہر فنڈ منیجر
- سرمایہ کاری میں زیادہ تنوع (diversifications of funds)
- شفافیت، سرمایہ کاری کا اطمینان بخش تحفظ
- لچک - جب ضرورت ہو تب فروخت کرنے کی سہولت
- محدود خطرہ
- مختصر اور طویل میعادی فائدے ملتے ہیں۔
- بعض متعین فنڈ (ELSS) میں سرمایہ کاری پر انکم ٹیکس دفعہ 80C کے تحت منہا کی رعایت۔

حل کردہ مثالیں

مثال (1) فرض کیجیے میچول فنڈ اسکیم کی بازار میں قیمت 200 کروڑ روپے ہے۔کمپنی نے 8 کروڑ یونٹ بنائی ہے تو ایک یونٹ کا نقد جائیدادی قیمت معلوم کیجیے۔

حل : ایک یونٹ کی نقد جائیدادی قیمت $= \dfrac{\text{200 کروڑ روپے}}{\text{8 کروڑ یونٹ}} =$ 25 روپے فی یونٹ

مثال (2) مثال (1) میں فرض کیجیے کمپنی میں آپ نے 10,000 روپے سرمایہ کاری کی تو آپ کو کتنے یونٹ ملیں گے؟

حل : یونٹ کی تعداد $= \dfrac{\text{کی گئی کل سرمایہ کاری}}{\text{ایک یونٹ کی نقد قیمت}} = \dfrac{10,000}{25} = 400$ یونٹ

مشقی سیٹ 4.4

.1 ایک شیئر کا بازار بھاؤ 200 روپے ہے۔ اسے خریدتے وقت 0.3% دلالی ادا کی تو اس شیئر کی خرید قیمت کتنی ہے؟

.2 ایک شیئر کا بازار بھاؤ 1000 روپے ہے۔ وہ شیئر فروخت کر دیا اور اس پر 0.1% دلالی دیا تو فروخت کے بعد کتنی رقم ملے گی؟

.3 ذیل کے شیئر خریدی کے روداد (اسٹیٹمنٹ) میں خالی جگہ پُر کیجیے۔ (خریدے = B ، فروخت کیے = S)

شیئرس کی تعداد	شیئرس کا بازار بھاؤ	شیئر کی درشنی قیمت	دلالی 0.2%	دلالی پر CGST 9%	دلالی پر SGST 9%	شیئر کی کل قیمت
100 B	₹ 45					
75 S	₹ 200					

.4 دیسائی نے 100 روپے درشنی قیمت کے شیئرس، جب بازار بھاؤ 50 روپے تھا تب فروخت کیے۔ انھیں 4988.20 روپے ملے۔ دلالی 0.2% اور دلالی پر GST کی شرح 18% ہے تو معلوم کیجیے کہ انھوں نے کتنے شیئرس فروخت کیے؟

.5 بشریٰ نے 50 روپے درشنی قیمت کے 200 شیئرس، 100 روپے زائد قیمت پر خریدے۔ اس پر کمپنی نے 50% منافع دیا۔ نفع ملنے کے بعد اس میں سے 100 شیئرس 10 روپے کم قیمت پر اور بقیہ شیئرس 75 روپے زائد قیمت پر فروخت کیا۔ ہر کاروبار میں 20 روپے دلالی دی تو انھیں اس کاروبار میں کتنے روپے نفع ہوا یا نقصان؟

مجموعۂ سوالات 4 A

.1 درج ذیل سوالوں کے متبادلات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔

(1) زندگی کے لیے لازمی اشیا پر اشیا و خدمات ٹیکس کی شرح .... ہے۔

(A) 5% (B) 12% (C) 0% (D) 18%

(2) ایک ہی ریاست میں کیے جانے والے کاروبار پر مرکزی حکومت کی جانب سے .... محسوب کیا جاتا ہے۔

(A) IGST (B) CGST (C) SGST (D) UTGST

(3) ہمارے ملک میں .... تاریخ سے اشیا و خدمات ٹیکس کا نظام نافذ کیا گیا ہے۔

(A) 31 مارچ 2017 (B) یکم اپریل 2017 (C) یکم جنوری 2017 (D) یکم جولائی 2017

(4) اسٹیل کے برتنوں پر اشیا و خدمات ٹیکس کی شرح 18% ہے تو اس پر ریاست کو اشیا و خدمات ٹیکس کی شرح .... محسوب کرتے ہیں۔

(A) 18% (B) 9% (C) 36% (D) 0.9%

(5) GSTIN میں کل .... حرفی ہندسی نمبر ہوتا ہے۔

(A) 15 (B) 10 (C) 16 (D) 9

(6) جب کوئی رجسٹرڈ تاجر دوسرے تاجر کو اشیا فروخت کرتا ہے تو اسے GST کے تحت ....کاروبار کہتے ہیں۔

(A) BB (B) B2B (C) BC (D) B2C

.2 25,000 روپے کے ایک شوپیس پر تاجر نے 10% رعایت دے کر باقی ماندہ رقم پر 28% جی ایس ٹی محسوب کیا تو کل بل کتنے روپے کا ہوگا؟ اس میں CGST اور SGST مدوں کے تحت کتنی رقم ہونی چاہیے؟

.3 ایک ریڈی میڈ کپڑے کی دکان میں 1000 روپے قیمت کے ملبوس پر 5% رعایت دے کر باقی رقم پر 5% GST لگا کر اسے فروخت کیا تو وہ کتنے روپے میں گاہک کو ملے گا؟

.4 سورت، گجرات میں ایک تاجر نے 2.5 لاکھ قابل ٹیکس قیمت کے سوتی کپڑے راجکوٹ، گجرات کے تاجر کو فروخت کیا تو اس کاروبار میں راجکوٹ کے تاجر کو 5% شرح سے کتنا اشیا و خدمات ٹیکس ادا کرنا ہوگا؟

.5 شریمتی ملہوترا نے 85,000 روپے قابل ٹیکس قیمت کا شمسی توانائی سیٹ خریدا اور 90,000 روپے میں فروخت کیا۔ اشیا و خدمات ٹیکس کی شرح 5% ہو تو اسے اس کاروبار میں کتنا ٹیکس منہا ہوگا اور کتنا ٹیکس ادا کرنا ہوگا؟

.6 Z سیکوریٹی خدمت مہیا کرنے والی کمپنی نے 64,500 روپے قابل ٹیکس قیمت کی خدمت مہیا کی۔ اشیا و خدمات ٹیکس کی شرح 18% ہے۔ اس سیکوریٹی خدمت مہیا کرنے کے لیے کمپنی نے لانڈری خدمت اور یونیفارم وغیرہ امور پر کل 1550 روپے اشیا و خدمات ٹیکس ادا کیا تو اس کمپنی کا ITC کتنا؟ اس پر ادا کیا جانے والا اشیا و خدمات ٹیکس میں CGST اور SGST معلوم کیجیے۔

.7 ایک تاجر نے پولس بندوبست کے لیے اشیا و خدمات ٹیکس کے ساتھ 84,000 روپے قیمت کا واکی-ٹاکی سیٹ فراہم کیا۔ اشیا و خدمات ٹیکس کی شرح 12% ہو تو اس کے محسوب کیے ہوئے ٹیکس میں مرکزی GST اور ریاست کا GST معلوم کیجیے۔ واکی-ٹاکی سیٹ کی قابل ٹیکس قیمت معلوم کیجیے۔

.8★ ایک تھوک تاجر نے 1,50,000 روپے قابل ٹیکس قیمت کے بجلی کا سامان خریدا اور وہ تمام سامان خردہ فروش کو 1,80,000 روپے قابل ٹیکس قیمت میں فروخت کر دیا۔ خردہ فروش نے وہ تمام سامان گاہکوں کو 2,20,000 روپے قابل ٹیکس قیمت میں فروخت کر دیا تو 18% شرح سے ہر کاروبار میں ٹیکس انوائس میں مرکز اور ریاست کے ٹیکس کے حصوں کو محسوب کیجیے۔ اسی طرح ہر تاجر کے ذریعے ادا کیا جانے والا CGST اور SGST معلوم کیجیے۔

.9★ انعام قریشی (تھانہ، مہاراشٹر) نے 14000 روپے قابل ٹیکس قیمت کا ایک ویکیوم کلینر وسئی (ممبئی) کے ایک تاجر کو 28% GST کی شرح سے فروخت کیا۔ وسئی کے تاجر نے گاہک کو وہ ویکیوم کلینر 16,800 روپے قابل ٹیکس قیمت میں فروخت کیا تو اس کاروبار میں درج ذیل قیمتیں معلوم کیجیے۔

(i) انعام قریشی کی دی ہوئی بل اِنوائس میں مرکز اور ریاست کا ٹیکس کتنے روپے دِکھایا گیا ہوگا؟

(ii) وسئی کے تاجر نے گاہک سے کتنا مرکز اور ریاست کا ٹیکس محسوب کیا ہوگا؟

(iii) وسئی کے تاجر کے لیے حکومت کو ٹیکس ادا کرتے وقت مرکز کو دیا جانے والا اور ریاست کو ادا کیا جانے والا ٹیکس کتنا ہوگا؟ معلوم کیجیے۔

10.★ ذیل میں ایک شے کی تقسیم (پھیلاؤ) کی پیشہ ورانہ زنجیر میں ٹیکس اِنوائس A ، B ، C میں اشیا اور خدمات ٹیکس کی تحسیب کیجیے۔ GST کی شرح 12% ہے۔

صنعت کار (قابلِ ٹیکس رقم ₹ 5000) ← ٹیکس اِنوائس I ← تھوک تاجر (قابلِ ٹیکس رقم ₹ 6000) ← ٹیکس اِنوائس II ← خردہ فروش (قابلِ ٹیکس رقم ₹ 6500) ← ٹیکس اِنوائس III ← گاہک (?)

(i) صنعت کار نے، تھوک تاجر اور خردہ فروش بالترتیب حکومت کے پاس کتنے روپے اشیا وخدمات ٹیکس ادا کرتے ہیں اور کس مد کے تحت، اس کو ظاہر کرنے والی اسٹیٹمنٹ تیار کیجیے۔

(ii) بالکل آخر میں گاہک کو وہ شے کتنے روپے میں ملے گی؟

(iii) اس زنجیر میں B2B اور B2C اِنوائس کون سے ہیں؟ لکھیے۔

مجموعۂ سوالات 4 B

1. ذیل کے ہر سوال کے لیے صحیح متبادل منتخب کیجیے۔

(i) درشنی قیمت 100 روپے والے شیئر کا بازار بھاؤ 75 روپے ہے تو ذیل میں سے کون سا جملہ صحیح ہے؟

(A) یہ شیئر 175 روپے زائد قیمت والا ہے۔ (B) یہ شیئر 25 روپے کم قیمت والا ہے۔

(C) یہ شیئر 25 روپے زائد قیمت والا ہے۔ (D) یہ شیئر 75 روپے کم قیمت والا ہے۔

(ii) 50% منافع ظاہر کرنے والی کمپنی کا 10 روپے درشنی قیمت کے ایک شیئر پر کتنا منافع ملے گا؟

(A) 50 روپے (B) 5 روپے (C) 500 روپے (D) 100 روپے

(iii) ایک میچول فنڈ کے ایک یونٹ کی نقد قیمت 10.65 روپے ہو تو 500 یونٹ خریدنے کے لیے درکار رقم کتنے روپے ہوگی؟

(A) 5325 (B) 5235 (C) 532500 (D) 53250

(iv) دلالی پر اشیا وخدمات ٹیکس کی شرح .... ہے۔

(A) 5% (B) 12% (C) 18% (D) 28%

(v) شیئر فروخت کرتے وقت ایک شیئر کی قیمت معلوم کرنے کے لیے بازار بھاؤ، دلالی اور GST اِن کی ....

(A) جمع کرنا پڑتی ہے۔ (B) تفریق کرنا پڑتی ہے۔ (C) ضرب کرنا پڑتی ہے۔ (D) تقسیم کرنا ہوتی ہے۔

2. 100 روپے درشنی قیمت کا شیئر 30 روپے زائد قیمت پر خریدا۔ دلالی کی شرح 0.3% ہے تو ایک شیئر کی خرید قیمت معلوم کیجیے۔

3. پرشانت نے 100 روپے درشنی قیمت کے 50 شیئر 180 روپے بازار بھاؤ سے خریدے۔ اس پر کمپنی نے 40% منافع دیا تو پرشانت کو سرمایہ کاری سے واپس ملنے والی رقم کی شرح معلوم کیجیے۔

4. اگر 100 روپے درشنی قیمت کے 300 شیئرس 30 روپے کم قیمت پر فروخت کیے تو کتنے روپے ملیں گے؟

5. 100 روپے درشنی قیمت والے اور 120 روپے بازار بھاؤ کے شیئر میں 60,000 روپے سرمایہ کاری کی تو کتنے شیئر ملیں گے؟

.6 شریمتی بیتا اگروال نے 100 روپے بازار بھاؤ سے 10,200 روپے کے شیئر خریدے۔ ان میں سے 60 شیئر 125 روپے بازار بھاؤ سے فروخت کیے اور باقی ماندہ شیئرس 90 روپے بازار بھاؤ سے فروخت کیے۔ ہر مرتبہ 0.1% دلالی ادا کی تو اس کاروبار میں انھیں کتنا فائدہ ہوا یا نقصان؟

.7 شیئر بازار میں 100 روپے درشنی قیمت کے دو کمپنیوں کے شیئرس ذیل کے مطابق بازار بھاؤ اور منافع کی شرح سے ہیں تو کون سی کمپنی میں سرمایہ کاری کرنا فائدہ مند ہوگا؟ وجہ بتائیے۔

(1) کمپنی A - 132 روپے 12%   (2) کمپنی B - 144 روپے 16%

.8★ شری آدتیہ سنگھوی نے 100 روپے درشنی قیمت کے شیئر 50 روپے بازار بھاؤ میں 50118 روپے سرمایہ کاری کر کے خریدے۔ اس کاروبار میں اس نے 0.2% دلالی دی۔ دلالی پر 18% شرح سے GST دیا تو آدتیہ کو 50118 روپے میں کتنے شیئر ملیں گے؟

.9★ شری باٹلی والا نے ایک دن میں کل 30350 روپے قیمت کے شیئر فروخت کیے اور 69650 روپے قیمت کے شیئر خریدے۔ اُس دن کی کل خرید و فروخت پر 0.1% شرح سے دلالی دی اور دلالی پر 18% اشیا و خدمات ٹیکس ادا کیا۔ اس کاروبار میں دلالی اور اشیا و خدمات ٹیکس پر کل خرچ معلوم کیجیے۔

.10★ شریمتی ارونا ٹھاکر نے ایک کمپنی کے 100 روپے درشنی قیمت کے 100 شیئرس 1200 روپے بازار بھاؤ سے خریدے۔ فی شیئر 0.3% دلالی دی اور دلالی پر 18% سے GST دیا تو

(i) شیئرس کے لیے کتنے روپے کی کل سرمایہ کاری کی؟

(ii) سرمایہ کاری پر دلالی کتنی دی؟

(iii) دلالی پر جی ایس ٹی معلوم کیجیے۔

(iv) 100 شیئرس کے لیے کل کتنے روپے خرچ ہوں گے؟

.11★ شریمتی اَنگھا دوشی نے 100 روپے درشنی قیمت کے 660 روپے بازار بھاؤ سے 22 شیئرس خریدیں تو انھوں نے کل کتنے روپے کی سرمایہ کاری کی؟ ان شیئروں پر 20% منافع حاصل کرنے کے بعد 650 روپے بازار بھاؤ سے فروخت کردیا۔ ہر کاروبار میں 0.1% دلالی دی تو اس کاروبار میں انھیں کتنے فی صدی نفع یا نقصان ہوا؟ معلوم کیجیے۔ (جواب قریب کے مکمل عدد میں لکھیے۔)